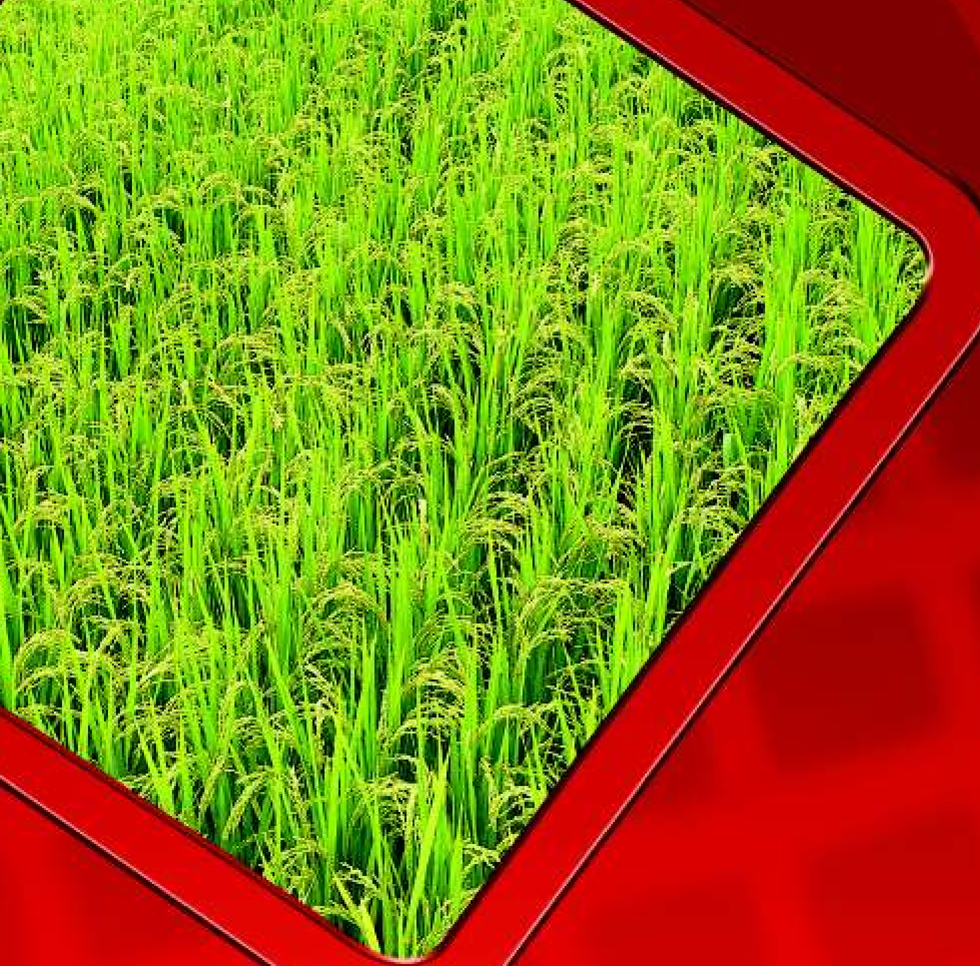

ستمبر 2011

# ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈاپ

ایگریکلچر مارکیٹنگ، حکومت پنجاب

# فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| 1 | گندم | 4 |
| 2 | مکئی | 6 |
| 3 | چاول سپر باسمتی | 8 |
| 4 | چاول اری | 10 |
| 5 | چینی سفید | 12 |
| 6 | چنا سیاہ | 14 |
| 7 | ماش | 15 |
| 8 | مسور | 17 |
| 9 | مونگ | 18 |
| 10 | پیاز | 19 |
| 11 | آلو | 21 |
| 12 | ٹماٹر | 23 |
| 13 | سرخ مرچ | 25 |

# پیش لفظ

محکمہ زراعت مارکیٹنگ ونگ پنجاب، لاہور ہر ماہ مارکیٹنگ راؤنڈ اپ شائع کرتا ہے جس میں پنجاب کی مقامی منڈیوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی قیمتوں کا موازنہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف زرعی اجناس جس میں گندم، مکئی، چاول، گنا وغیرہ کی عالمی سطح پر پیداوار، استعمال، برآمد اور اُس کے موجودہ ذخائر کا تقابلی جائزہ بھی موجود ہوتا ہے۔ پنجاب کی بڑی منڈیاں لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان، گوجرانوالہ، اوکاڑہ، راولپنڈی، رحیم یار خان ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور سے روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجناس کی قیمتیں اکٹھی کی جاتی ہیں۔ اِن قیمتوں کو اکٹھا کرنے کے بعد موجودہ ماہ کی اوسط قیمتوں کا گذشتہ ماہ کے ساتھ اور گذشتہ سال کے اُسی ماہ کے ساتھ موازنہ گراف اور گوشوارہ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے زرعی اجناس کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا با آسانی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ زرعی اجناس کی مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں رسد، طلب اور اُن کی قیمتیں کو مدنظر رکھتے ہوئے سفارشات بھی مرتب کی جاتی ہیں۔ مارکیٹنگ راؤنڈ اپ کاشتکاروں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کیا جاتا ہے تاکہ اُن کو زرعی اجناس کی مارکیٹنگ کے بارے میں آگاہ کیا جاسکے۔ مارکیٹنگ راؤنڈ اپ سے زرعی اجناس کے کاروبار سے منسلک اشخاص، برآمد کنندگان، حکومتی اہلکار، ملز مالکان اور پالیسی میکر بھی مستفید ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا مارکیٹنگ راؤنڈ اپ کے قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس ماہانہ راؤنڈ اپ کو بہتر بنانے کے لئے اپنی قیمتی تجاویز سے آگاہ کریں تاکہ ان تجاویز کو مدنظر رکھ کر مارکیٹنگ راؤنڈ اپ کو مزید بہتر کیا جاسکے۔ قارئین اس سلسلہ میں اپنی تجاویز محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk یا محکمہ کی ٹال فری لائن 0800-51111 پر بھی ریکارڈ کرا سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ مارکیٹنگ رونڈاپ کو محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ **اس مارکیٹنگ راؤنڈ اپ کی تیاری میں ہماری ریسرچ ٹیم، بشیر احمد ناظمِ زراعت (معاشیات وتجارت) اور محمد اجمل پراجیکٹ منیجر ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی خدمات شامل ہیں۔**

**محمد امیر خٹک**
**ایڈیشنل سیکرٹری (ایڈمن)**
**محکمہ زراعت حکومت پنجاب**

# گندم

عالمی سطح پر مختلف اجناس بنیادی خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں اور یہی اجناس کسی بھی ملک کی فوڈ سیکورٹی کیلئے انتہائی اہم ہوتی ہیں۔ پاکستان میں گندم بطور بنیادی خوراک استعمال ہوتی ہے۔ ہمارے ملک کی فوڈ سیکورٹی اسی فصل سے منسلک ہے۔ لہٰذا ہر پاکستانی حکومت گندم کی پیداواری پالیسی کے بارے میں بہت محتاط ہوتی ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے دیکھا جائے تو گندم مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ مگر بطور انسانی خوراک گندم کا استعمال عالمی سطح پر سرِ فہرست ہے۔ اقوام متحدہ کے تین اداروں نے بھوک کی عالمی صورتحال پر ایک مشترکہ رپورٹ جاری کی جس کے مطابق اِن اداروں نے متنبہ کیا ہے کہ عالمی سطح پر خوراک کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوگا جس سے غریب ممالک کے کاشتکار اور صارف مشکلات کا شکار ہوسکتے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق اس ماہ کے آخر تک دنیا کی آبادی سات ارب تک پہنچ جائے گی اور اقوام متحدہ کا اندازہ ہے کہ اس آبادی میں سے ایک ارب افراد بھوک کا شکار ہونگے۔ بھوک کے شکار ممالک میں افریقی سب سے زیادہ متاثر ہونگے۔ اور اُن ممالک میں بھی حالات مزید بگڑ سکتے ہیں جو کہ خوراک کی درآمد پر انحصار کرتے ہیں۔ لہٰذا خوراک پیدا کرنے والے بڑے ممالک کو چاہیے کہ وہ خوراک کے ذخائر کے بارے میں معلومات کا تبادلہ پہلے سے زیادہ کریں غریب ممالک میں زراعت میں طویل عرصے کی سرمایہ کاری کی جانی چاہیے اور پیداوار میں گراوٹ کی صورت میں اناج کی برآمدت پر پابندیاں ختم کردینی چاہیں۔ ادارہ خوراک وزراعت کی ایک اور رپورٹ کے مطابق پاکستان میں گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی سیلاب نے کافی نقصان پہنچایا۔ اس سال مون سون کی بارشوں نے صوبہ سندھ میں تباہی مچائی جس کے نتیجہ میں 8 ملین لوگ بری طرح سے متاثر ہوئے یا 840,000 ہیکٹر رقبہ پر کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا اور بڑی تعداد میں مویشی ہلاک ہوئے لہٰذا اس وقت اِن علاقوں میں گندم کی بوائی کیلئے بارشوں کا کھڑا پانی کھیتوں سے نکالنا انتہائی ضروری ہے۔ بصورت دیگر گندم کی بوائی متاثر ہوسکتی ہے۔ عالمی سطح پر گندم کی پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سال 2011-12 کے دوران گندم کی مجموعی عالمی پیداوار 679 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ جبکہ گندم کا عالمی استعمال بھی 679 ملین ٹن کے قریب رہنے کا اندازہ ہے۔ گندم کے عالمی ذخائر 193 ملین ٹن کے قریب رہیں گے۔ جبکہ گندم کی عالمی تجارت 128 ملین ٹن کے قریب رہے گی۔ گندم کی مجموعی عالمی پیداوار گذشتہ سال 2010-11 کی نسبت 4.30 فیصد زیادہ رہنے کی توقع ہے۔ گندم کے عالمی استعمال میں بھی 3.50 فیصد اضافہ ہونے کی اُمید ہے۔ گندم کی عالمی پیداوار میں متوقع اضافہ روس، یوکرائن اور آسٹریلیا کی طرف سے گندم کی پیداواری ٹارگٹ کو بڑھانے سے ہوا۔ پاکستان کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق سال 2010-11 کے دوران 8.895 ملین ہیکٹر پر گندم کاشت کی گئی اور اس کے زیر کاشت رقبہ سے 24.281 ملین ٹن گندم کی پیداوار حاصل ہوئی۔ گذشتہ چند سالوں سے گندم کی ملکی پیداوار میں بہتری کے آثار ہیں۔ جس سے پاکستان اب گندم کا برآمدی ملک بن چکا ہے۔ سال 2009-10 کے دوران پاکستان نے 5.0 (000 ٹن) گندم برآمد کی، جبکہ اس کی مالیت 61.3 ملین روپے تھی۔ سال 2010-11 کے دوران گندم کی برآمد میں خاطر خواہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور پاکستان نے 1.707 ملین ٹن گندم برآمد کی جبکہ اس کی مالیت 50.107 بلین روپے

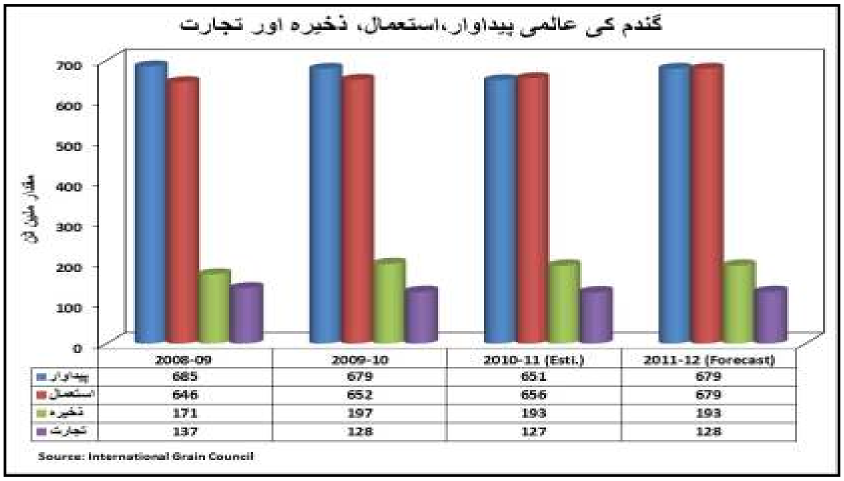

Source: International Grain Council

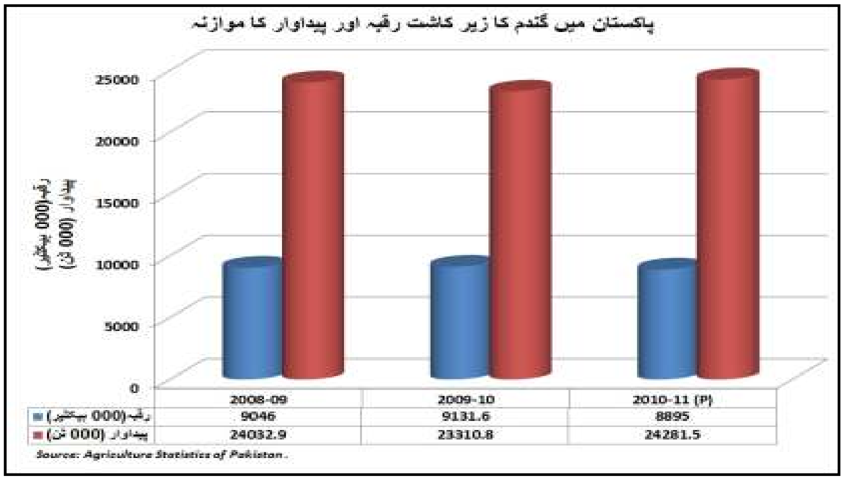

Source: Agriculture Statistics of Pakistan.

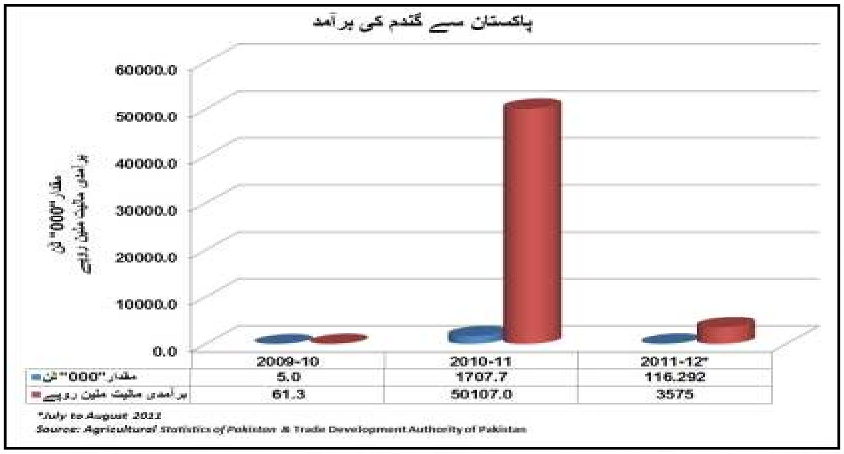

*July to August 2011
Source: Agricultural Statistics of Pakistan & Trade Development Authority of Pakistan

تھی اسی طرح پاکستان نے رواں سال میں بھی گندم کی برآمد کا سلسلہ جاری رکھا اور جولائی 2011 سے اگست 2011 تک کے مختصر عرصہ کے دوران 116.292 (000 ٹن) گندم برآمد کی جبکہ اس کی

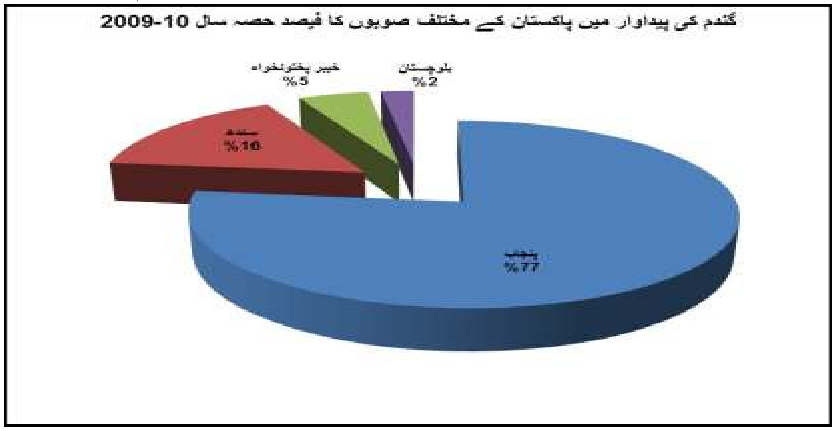


مجموعی مالیت 3575 ملین روپے تھی۔ گندم کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 77 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 16 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، خیبر پختونخواہ 5 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور بلوچستان 2 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر ہے۔ گندم کی عالمی قیمتوں میں اگست 2011 کے مقابلے میں ستمبر 2011 کے دوران کمی ریکارڈ کی گئی۔ اگست 2011 کے دوران گندم کی عالمی قیمت 327.1 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ ستمبر 2011 میں 11.2 امریکی ڈالر کم ہو کر 315.9 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی اور شرح کمی 3.42 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ گندم کی قیمتوں میں کمی روس اور بھارت کی طرف سے برآمد کی اجازت دینے سے ہوا۔ بھارت نے رواں سال کے دوران 2 ملین ٹن گندم برآمد کرنے کی اجازت دی ہے۔ گندم کے بڑے برآمدی ممالک میں ارجنٹائن، آسٹریلیا، کینیڈا، یورپین یونین، قازقستان، روس، یوکرائن اور امریکہ شامل ہیں۔ پاکستان کی مقامی منڈیوں میں آنے والے دنوں کے دوران گندم کی قیمتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے کیونکہ آنے والے دنوں میں گندم کی بجائی شروع ہو گی جس سے گندم کی طلب میں اضافہ ہوگا اور گندم کی قیمت میں بھی اضافہ ہوگا۔

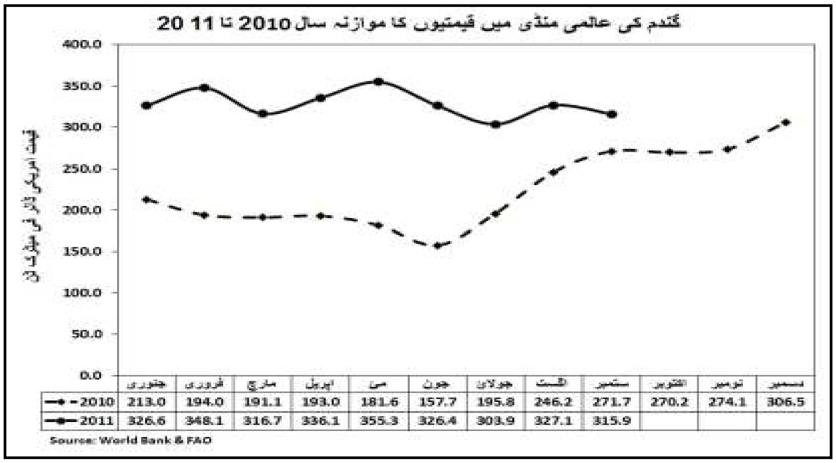


پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اگست کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 2348 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ ماہ ستمبر میں بڑھ کر 2378 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی جو کہ پچھلے ماہ کے مقابلے میں 1.31 فیصد زیادہ رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کی نسبت 2.94 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ ستمبر کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

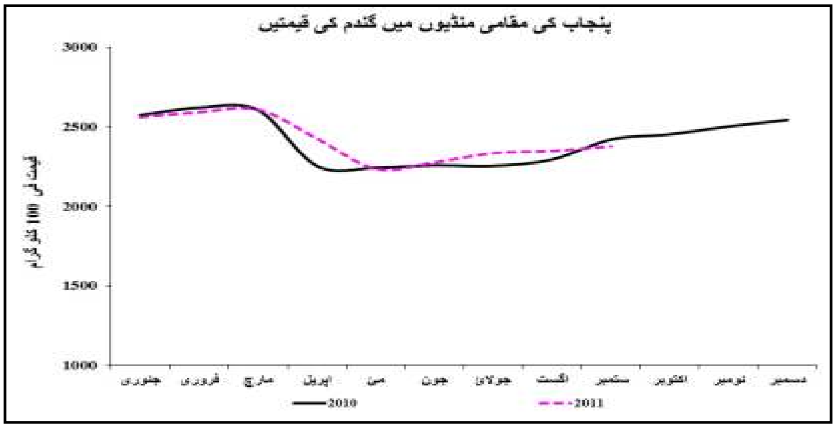


قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 2375 | 2375 | 2363 | 0.00 | 0.51 |
| فیصل آباد | 2381 | 2350 | 2454 | 1.33 | -4.24 |
| سرگودھا | 2424 | 2379 | 2467 | 1.89 | -3.56 |
| ملتان | 2367 | 2329 | 2435 | 1.62 | -4.34 |
| گوجرانوالہ | 2388 | 2398 | 2452 | -0.44 | -2.20 |
| اوکاڑہ | 2342 | 2264 | 2423 | 3.46 | -6.58 |
| راولپنڈی | 2378 | 2388 | 2506 | -0.40 | -4.73 |
| رحیم یار خان | 2332 | 2323 | 2356 | 0.38 | -1.40 |
| بہاولپور | 2377 | 2346 | 2500 | 1.29 | -6.15 |
| ڈیرہ غازی خان | 2417 | 2325 | 2250 | 3.97 | 3.33 |
| **اوسط** | **2378** | **2348** | **2421** | **1.31** | **-2.94** |

# مکئی

مکئی کے عالمی پیداواری اعدادوشمار کے مطابق سال 12-2011 کے دوران اس کی مجموعی عالمی پیداوار 845 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ جبکہ مکئی کا عالمی استعمال 853 ملین ٹن کے قریب رہنے کی اُمید کی جارہی ہے۔ جوکہ مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 8 ملین ٹن زیادہ ہیں۔ مکئی کی اضافی ضرورت اُس کے موجودہ عالمی ذخائر سے پوری کی جائے گی۔ مکئی کے عالمی ذخائر 119 ملین ٹن کے قریب رہیں گے جبکہ مکئی کی عالمی تجارت 92 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ مکئی کے عالمی استعمال میں روز بروز اضافہ جاری ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مکئی کو زیادہ تر بائیو فیول بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے بائیو فیول کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بائیو فیول کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ ماحول دوست ہے اور انوارنمنٹ کو نقصان نہیں پہنچاتا ہے۔ مکئی کا دوسرا بڑا استعمال جانوروں کی خوراک بنانے میں ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے مکئی سات ارب کی آبادی کو پروٹین پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ مزید یہ کہ مکئی سے کارن آئل اور کارن فلیکس بھی بنائے جاتے ہیں۔

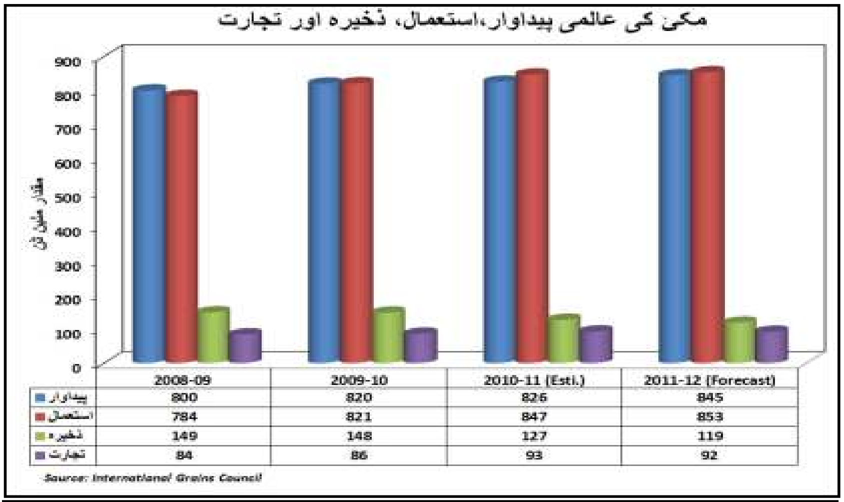


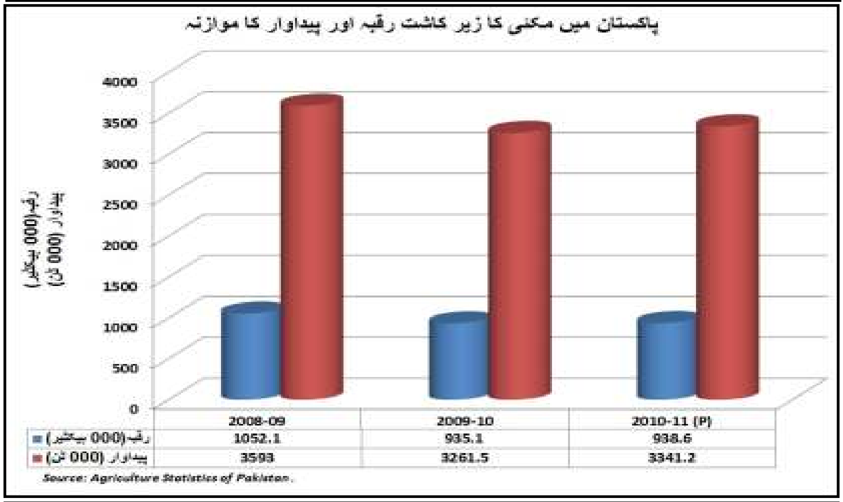


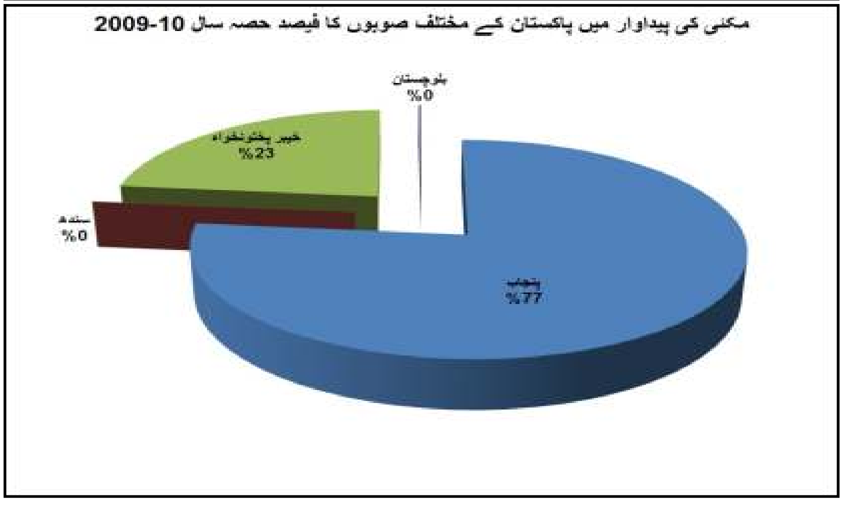


پاکستان میں گندم اور چاول کے بعد تیسری بڑی جنس مکئی کو تصور کیا جاتا ہے۔ سال 11-2010 کے دوران مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار 3.341 ملین ٹن کے قریب تھی جبکہ اسے 938.6 (000ہیکٹر) پر کاشت کیا گیا۔ مکئی کی موجودہ پیداوار گذشتہ سال 10-2009 میں مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار سے زیادہ رہی۔ سال 10-2009 کے دوران مکئی کی فصل 935.1 (000ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے مجموعی پیداوار 3.261 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی۔ پاکستان بھی برازیل کی طرح مکئی کی پیداوار کو بڑھا کر بائیو فیول کی پیداوار شروع کر سکتا ہے جس سے ملک میں پٹرول کی بچت ہوگی اور پٹرول کا درآمدی بل کم ہو سکے گا۔

مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 77 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، خیبر پختونخواہ 23 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے جبکہ بلوچستان اور سندھ کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

مکئی کی عالمی قیمتوں کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ اگست 2011 کے مقابلے میں مکئی کی عالمی قیمتوں میں ستمبر 2011 کے دوران کمی ہوئی۔ اگست 2011 کے دوران مکئی کی قیمت 310.2 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ ستمبر 2011 کے دوران کم ہو کر 295.3 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی۔ مکئی کی عالمی قیمتوں میں 4.80 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ مگر گذشتہ سال کی نسبت مکئی کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ اس کی وجہ مکئی کے عالمی استعمال میں روز بروز اضافہ ہے۔

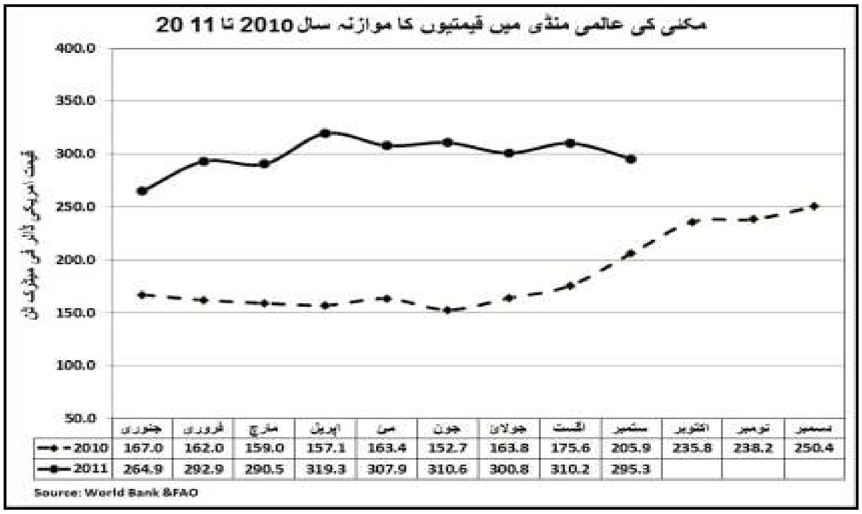


پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ستمبر کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 2324 روپے فی سوکلوگرام رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ اگست کی 2180 روپے فی سوکلوگرام قیمت سے 6.81 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کی نسبت 12.51 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ ستمبر کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

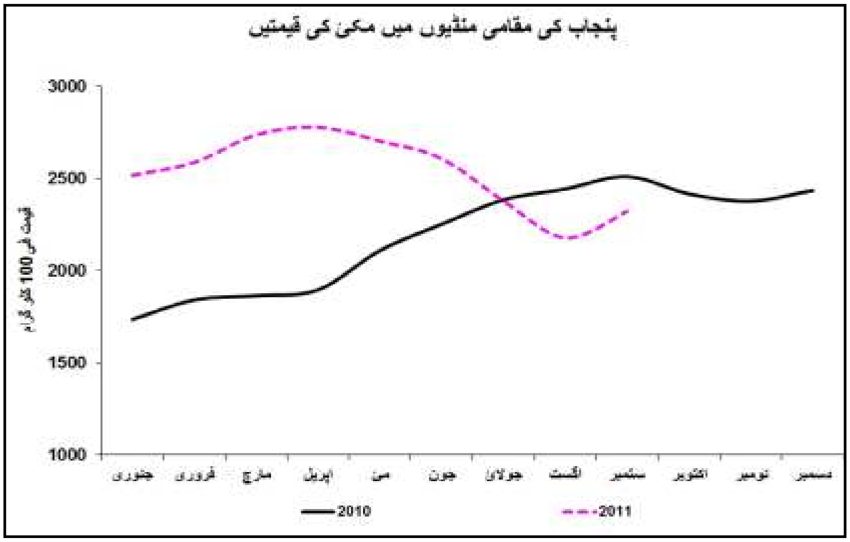


قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 2235 | 2096 | 2383 | 6.62 | -12.03 |
| فیصل آباد | 2012 | 1801 | 2896 | 11.74 | -37.82 |
| سرگودھا | 2008 | 1900 | 2391 | 5.63 | -20.52 |
| ملتان | 2788 | 2520 | 3125 | 10.64 | -19.36 |
| گوجرانوالہ | 2368 | 2305 | 2325 | 2.73 | -0.84 |
| اوکاڑہ | 2081 | 1821 | 2373 | 14.26 | -23.25 |
| راولپنڈی | 2360 | 2150 | 2425 | 9.76 | -11.34 |
| رحیم یار خان | 2270 | 2297 | 2463 | -1.18 | -6.74 |
| بہاولپور | 2914 | 2750 | 2584 | 5.95 | 6.42 |
| ڈیرہ غازی خان | 2199 | 2158 | 2150 | 1.93 | 0.35 |
| **اوسط** | **2324** | **2180** | **2512** | **6.81** | **-12.51** |

# چاول باسمتی

عالمی سطح پر پیدا ہونے والی اجناس میں چاول اپنی پیداوار کے لحاظ سے تیسری بڑی جنس تصور کی جاتی ہے۔ چاول کی مجموعی عالمی پیداوار 461 ملین ٹن کے قریب ہے۔ سال 11-2010 کے دوران چاول کی مجموعی عالمی پیداوار 451 ملین ٹن تھی جو کہ سال 12-2011 کے ایک اندازے کے مطابق 461 ملین ٹن ہونے کی توقع کی جا رہی ہے۔ لہذا عالمی سطح پر اس میں 10 ملین ٹن کا اضافہ متوقع ہے۔ سال 12-2011 کے ابتدائی اعدادوشمار کے مطابق چاول کا مجموعی عالمی استعمال 458 ملین ٹن کے قریب رہنے کی اُمید ہے جبکہ چاول کے عالمی ذخائر میں بھی اضافہ متوقع ہے اور چاول کے مجموعی عالمی ذخائر 101 ملین ٹن کے قریب ہونے کی اُمید ہے۔ چاول کی عالمی تجارت کا تخمینہ گذشتہ سال 11-2010 کی مجموعی عالمی تجارت کے برابر رہنے کی توقع ہے جو کہ 32 ملین ٹن کے قریب رہیں گے۔ عالمی سطح پر چاول کے بڑے برآمدی ممالک میں بھارت، پاکستان، تھائی لینڈ، ویت نام اور امریکہ قابلِ ذکر ہیں۔ پاکستان چاول کی مجموعی ملکی پیداوار کا 60.72 فیصد برآمد کرتا ہے جس سے ملک کو خاطر خواہ زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے اور کپاس کے بعد ملک کو سب سے زیادہ زرمبادلہ چاول کی برآمد سے حاصل ہوتا ہے۔ پاکستان نے سال 10-2009 کے دوران چاول کی فصل 2.883 ملین ہیکٹر رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 6.882 ملین ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ جبکہ اسی سال کے دوران پاکستان نے 4.179 ملین ٹن چاول برآمد کیا۔ سال 11-2010 کے دوران چاول کو 2.365 ملین ہیکٹر رقبہ پر کاشت کیا گیا جس سے ملک کو 4.823 ملین ٹن چاول کی پیداوار حاصل ہوئی۔ جو کہ گذشتہ سال کی چاول کی مجموعی ملکی پیداوار سے 29.91 فیصد کم تھی۔ جبکہ پاکستان نے اسی سال 11-2010 کے دوران 3.679 ملین ٹن چاول برآمد کیا جو کہ چاول کی مجموعی ملکی پیداوار کا 76.28 فیصد ہے۔ سال 11-2010 کے دوران چاول کو 2.365 ملین ہیکٹر رقبہ پر کاشت کیا گیا جبکہ سال 10-2009 کے دوران چاول کے زیر کاشت رقبہ 2.883 ملین ہیکٹر تھا۔ جیسا کہ اُوپر بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ پاکستان چاول کی پیداوار کا ایک بڑا حصہ برآمد کرتا ہے۔ سال 11-2010 کے دوران پاکستان نے مجموعی طور پر 3.679 ملین ٹن چاول برآمد کیا جبکہ اس کی مجموعی مالیت 184.319 بلین روپے تھی۔ اسی طرح سال 10-2009 کے دوران پاکستان نے 4.179 ملین ٹن چاول برآمد کیا اور اس کی مالیت 183.37 بلین روپے تھی۔ جبکہ رواں مالی سال کے پہلے دو مہینوں میں پاکستان نے 425.2 (000 ٹن) چاول برآمد کیا اور اس کی مالیت 25.829 بلین روپے تھی۔ پاکستان دونوں قسم کے چاول یعنی باسمتی اور اری دوسرے ممالک کو برآمد کرتا ہے۔ چاول اری مقدار اور مالیت کے لحاظ سے زیادہ برآمد کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کا باسمتی چاول پوری دنیا میں اپنی غذائیت اور خوشبو کے لحاظ سے

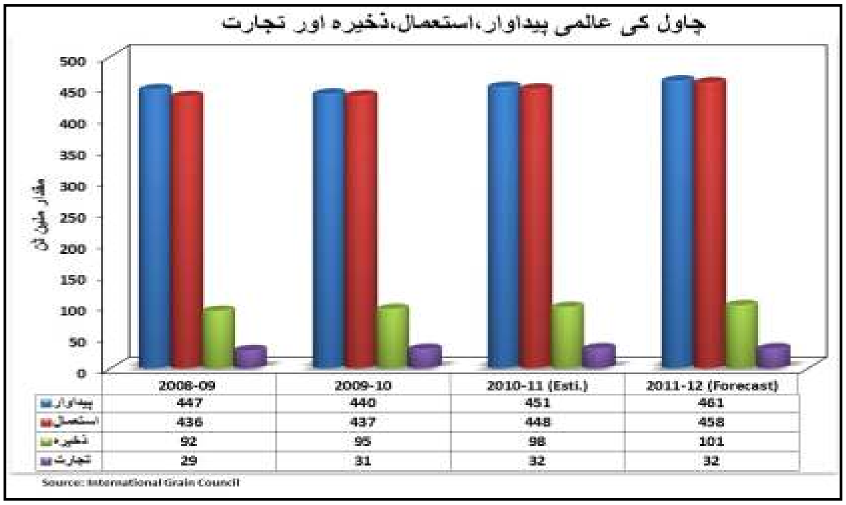


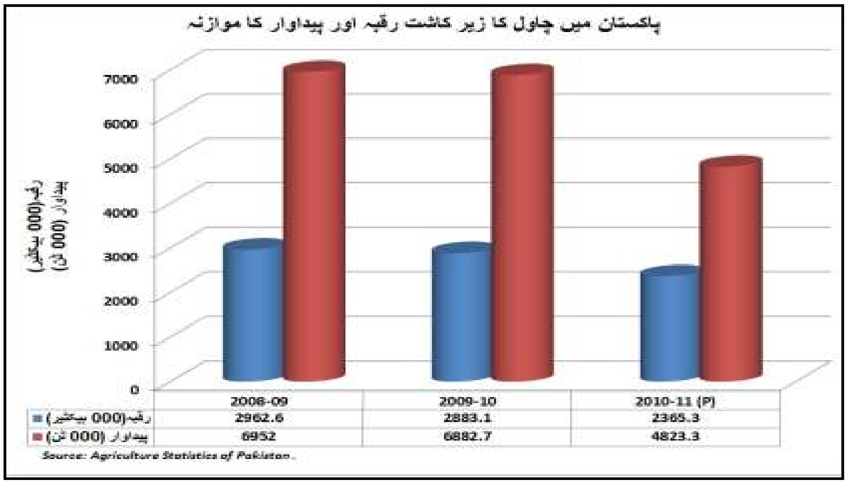


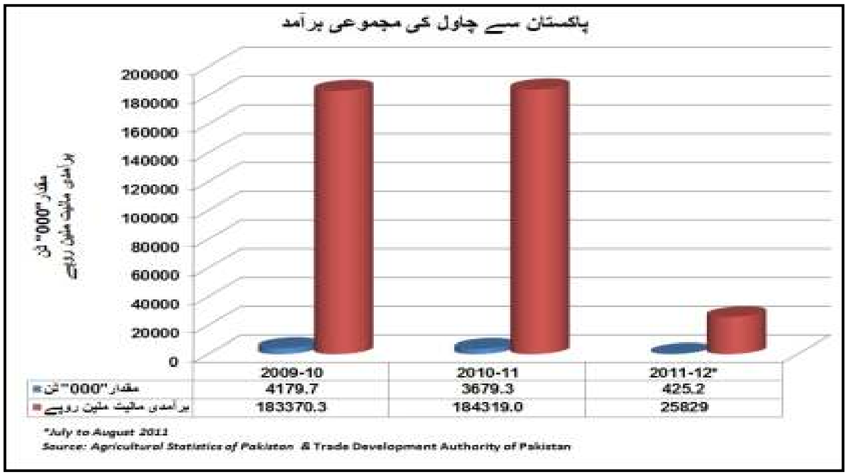

ایک خاص مقام رکھتا ہے اور بھارت کے بعد اس چاول کا سب سے بڑا برآمدی ملک ہے۔ پاکستان نے سال 10-2009 کے دوران 1.032 ملین ٹن چاول باسمتی برآمد کیا جبکہ اس کی مجموعی مالیت 71.770 بلین روپے تھی۔ اسی طرح سال 11-2010 کے دوران پاکستان نے 1.111 ملین ٹن چاول باسمتی برآمد کیا جبکہ اس کی مجموعی مالیت 81.232 بلین روپے تھی۔ رواں مالی سال کے پہلے دو مہینوں کے دوران پاکستان نے 136.4 (000 ٹن) چاول باسمتی برآمد کیا جبکہ اس کی مجموعی مالیت 13.352 بلین روپے تھی۔

چاول کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 54 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 35 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 9 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 2 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ پنجاب میں زیادہ تر چاول باسمتی کاشت کیا جاتا ہے جبکہ صوبہ سندھ میں چاول اری کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔

دوسری اجناس کی طرح چاول باسمتی کی برآمدی قیمتیں بھی گذشتہ سال کی نسبت زیادہ رہی ہیں۔ اگست 2010 کے دوران چاول باسمتی کی برآمدی قیمت 843.95 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ اگست 2011 میں بڑھ کر 1128.80 امریکی ڈالر فی ٹن ہوگئی اور شرح اضافہ 33.75 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ مگر چاول باسمتی کی برآمدی قیمت میں گذشتہ ماہ کے مقابلے میں اگست 2011 کے دوران معمولی کمی ریکارڈ کی گئی اور چاول باسمتی کی قیمت 1139.26 امریکی ڈالر فی ٹن سے کم ہو کر 1128.80 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی۔

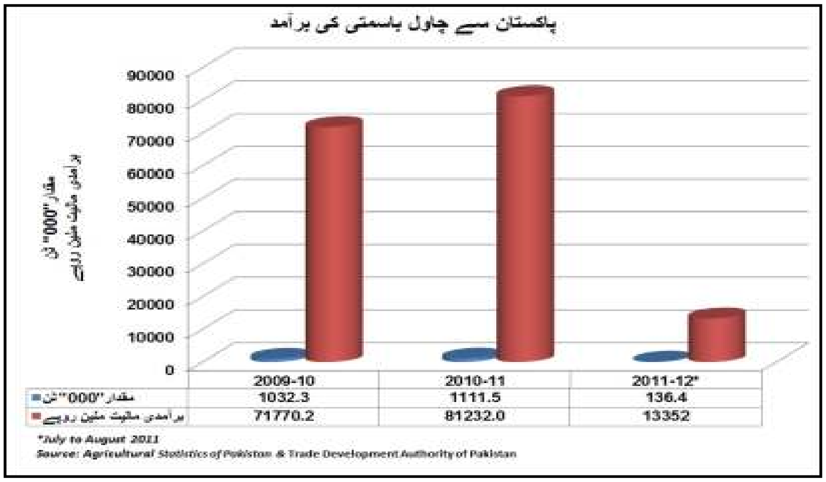


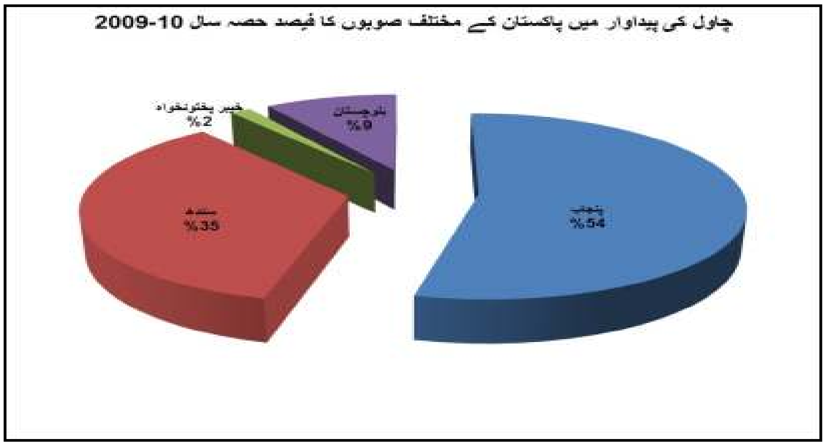


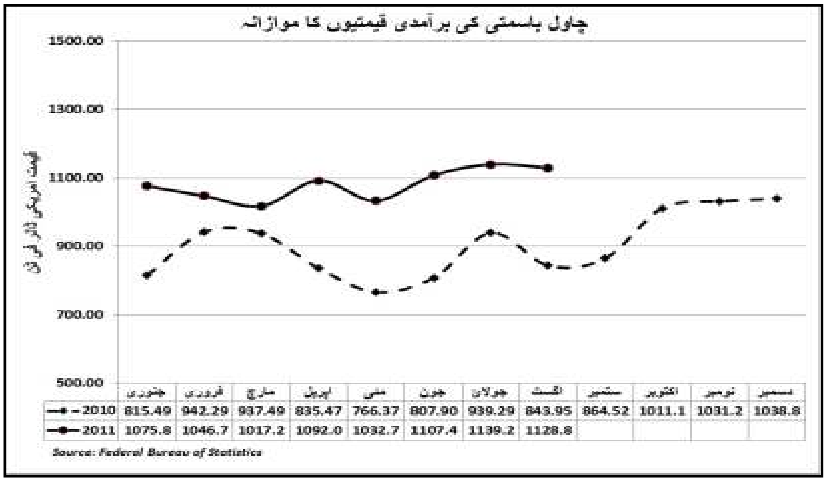


پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ستمبر کے مہینے میں گذشتہ ماہ اگست کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا جو کہ 1.20 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں سے 16.57 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ ستمبر کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

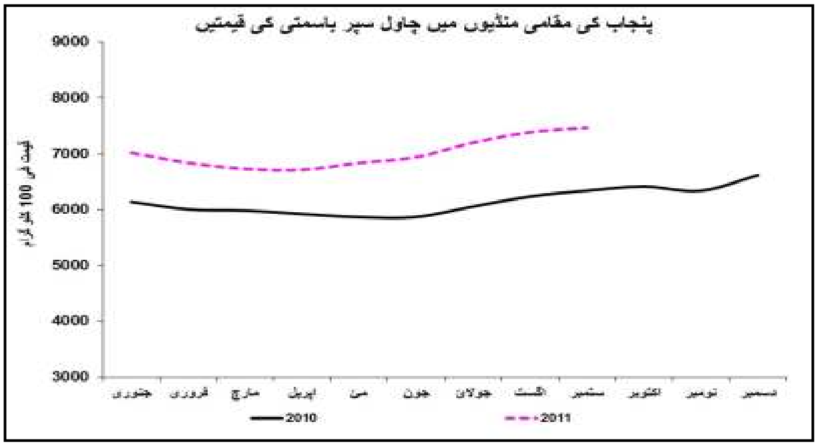

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 7598 | 7750 | 5875 | -1.96 | 31.91 |
| فیصل آباد | 7352 | 7271 | 6354 | 1.11 | 14.43 |
| سرگودھا | 7158 | 6918 | 6125 | 3.48 | 12.94 |
| ملتان | 7331 | 7125 | 6188 | 2.9 | 15.14 |
| گوجرانوالہ | 7277 | 7250 | 6200 | 0.37 | 16.94 |
| اوکاڑہ | 7465 | 7400 | 6375 | 0.88 | 16.08 |
| راولپنڈی | 8334 | 7800 | 6750 | 6.85 | 15.56 |
| رحیم یار خان | 7900 | 8152 | 6810 | -3.10 | 19.71 |
| بہاولپور | 7478 | 7662 | 6450 | -2.41 | 18.79 |
| ڈیرہ غازی خان | 6771 | 6516 | 6250 | 3.92 | 4.25 |
| **اوسط** | **7466** | **7384** | **6338** | **1.20** | **16.57** |

## چاول اری

چاول اری کے برآمدی اعدادوشمار کے مطابق پاکستان نے سال 2010-11 کے دوران 2.567 ملین ٹن چاول اری برآمد کیا جبکہ اس کی مجموعی مالیت 103.087 بلین روپے تھی۔ اسی طرح سال 2009-10 کے دوران پاکستان نے 3.147 ملین ٹن چاول اری برآمد کیا جبکہ اس کی مالیت 111.600 بلین روپے تھی۔ سال 2010-11 کے دوران چاول اری کی برآمد میں کمی ریکارڈ کی گئی جو کہ مقدار اور مالیت کے لحاظ سے بالترتیب 18.42 اور 7.62 فیصد کم ہوئی ۔ سال 2011-12 کے ابتدائی دو مہینوں کے دوران پاکستان نے 288.8 (000 ٹن) چاول اری برآمد کیا جبکہ اس کی مالیت 12.477 بلین روپے تھی۔

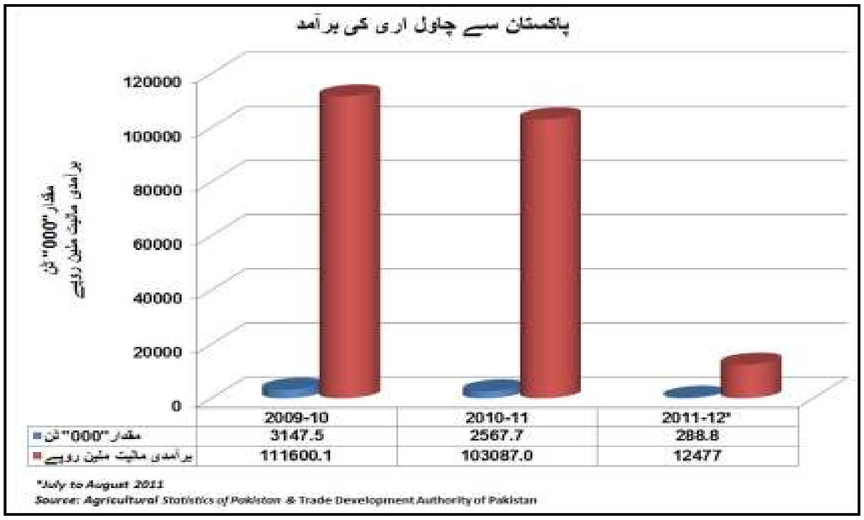


چاول اری کی برآمدی قیمتوں میں مئی 2011 سے مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ مئی 2011 میں چاول اری کی برآمدی قیمت 422.47 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ اگست 2011 کے دوران بڑھ کر 519.50 امریکی ڈالر فی ٹن ہوگئی جبکہ موجودہ سال کے دوران چاول اری کی برآمدی قیمتوں میں گذشتہ سال کی نسبت مسلسل اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

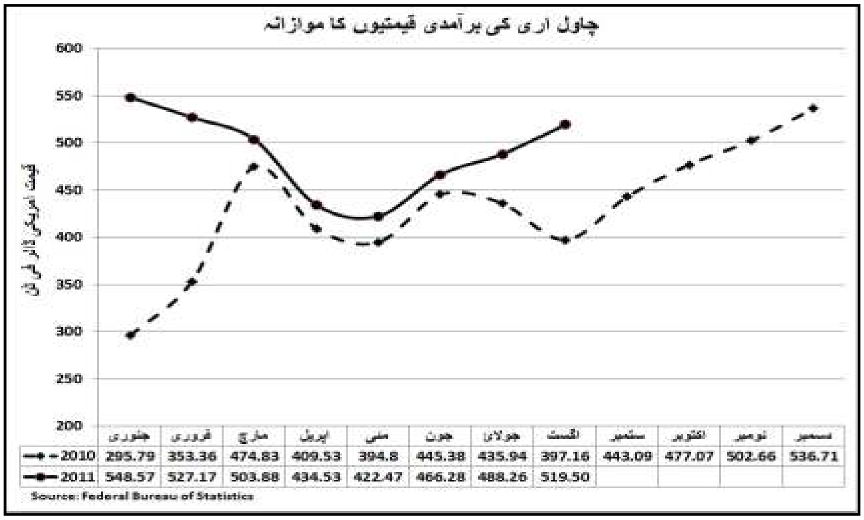


صوبہ پنجاب کی بیشتر بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گذشتہ ماہ اگست میں چاول اری کی اوسط قیمت 4193 روپے فی سوکلوگرام تھی جو ماہ ستمبر میں کم ہوکر 4005 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور شرح کمی 4.16 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ ستمبر کے مقابلہ میں شرح اضافہ 33.84 فیصد رہا۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

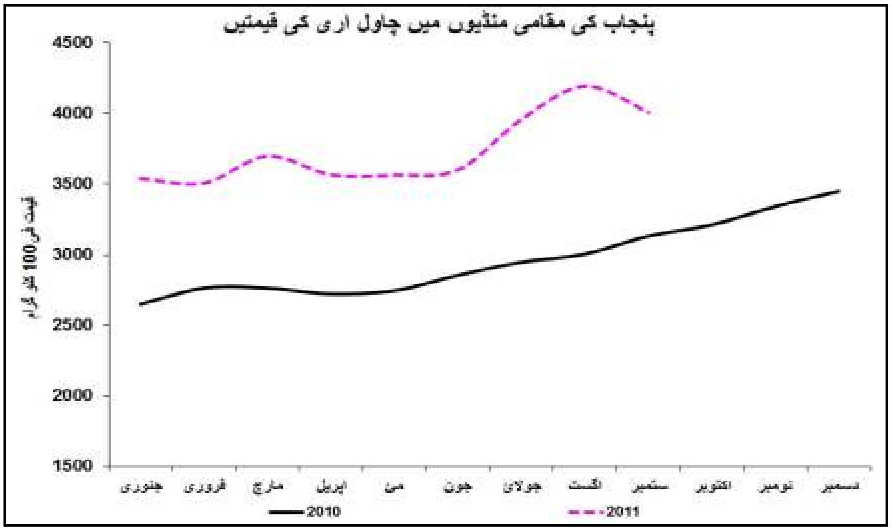


قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 4021 | 4171 | 3124 | -3.61 | 33.52 |
| فیصل آباد | 4078 | 3986 | 3088 | 2.32 | 29.07 |
| سرگودھا | 4043 | 4144 | 3082 | -2.44 | 34.45 |
| ملتان | 3700 | 3910 | 3154 | -5.38 | 23.97 |
| گوجرانوالہ | 4008 | 4236 | 3214 | -5.39 | 31.80 |
| اوکاڑہ | 3917 | 3781 | 2900 | 3.59 | 30.39 |
| راولپنڈی | 4314 | 4571 | 3292 | -5.63 | 38.86 |
| رحیم یار خان | 3870 | 3914 | 3000 | -1.14 | 30.48 |
| بہاولپور | 4129 | 4800 | 3417 | -13.98 | 40.47 |
| ڈیرہ غازی خان | 3971 | 4412 | 3034 | -9.99 | 45.43 |
| **اوسط** | **4005** | **4193** | **3131** | **-4.16** | **33.84** |

# چینی سفید

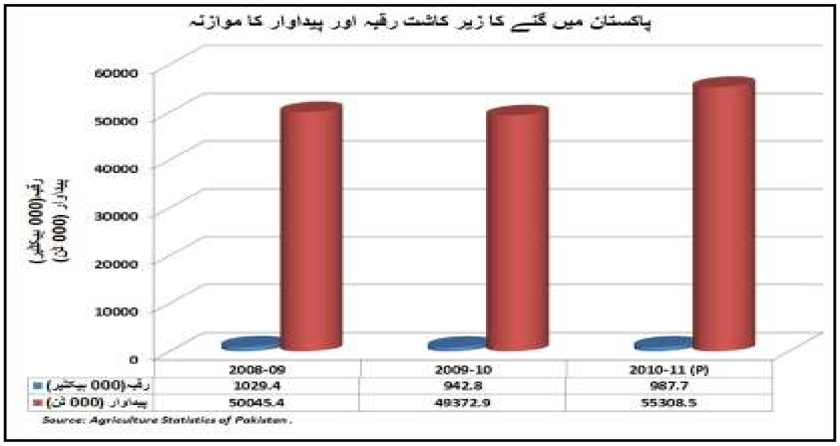


پاکستان میں گنے کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق 2010-11 کے دوران گنے کی مجموعی ملکی پیداوار 55.308 ملین ٹن ہوئی جبکہ اس کے زیر کاشت رقبہ 987.7 (000 ہیکٹر) تھا۔ اسی طرح سال 2009-10 کے دوران گنے کی فصل 942.8 (000 ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 49.373 ملین ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ سال 2010-11 کے دوران گنے کی پیداوار میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا جو کہ گذشتہ سال کی گنے کی پیداوار سے 12.02 فیصد زیادہ رہی۔

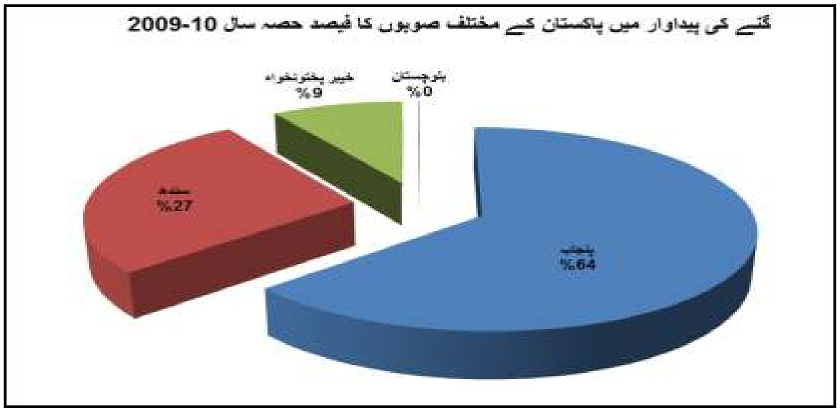


گنے کی پیداوار میں پنجاب 64 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 27 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، خیبر پختونخواہ 9 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے جبکہ بلوچستان کا حصہ گنے کی پیداوار میں نہ ہونے کے برابر ہے۔

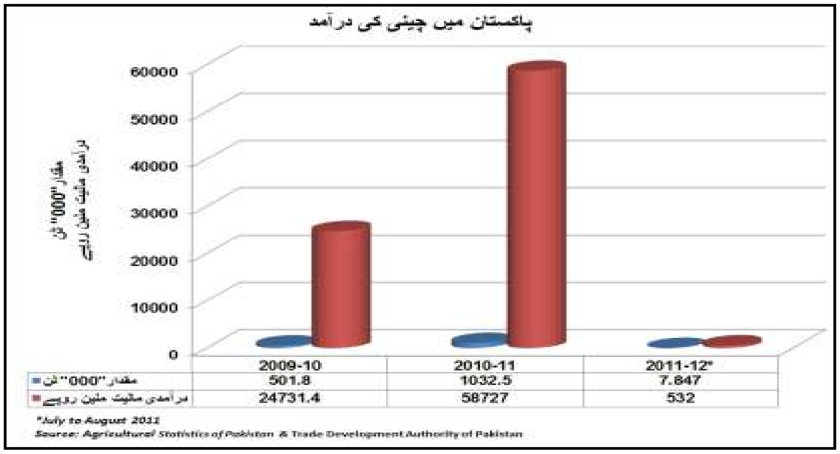


سال 2009-10 کے دوران پاکستان 501.8 (000 ٹن) چینی درآمد کی جبکہ اس کی مجموعی مالیت 24.731 بلین روپے تھی۔ سال 2010-11 کے دوران پاکستان نے 1.032 ملین ٹن چینی درآمد کی جبکہ اس کی مالیت 58.727 بلین روپے تھی۔ سال 2011-12 کے دوران چینی کی درآمد نہ ہونے کے برابر ہے۔ کیونکہ سال 2010-11 کے دوران گنے کی بہتر پیداوار کی وجہ سے چینی کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا اور پاکستان کو چینی کی درآمد کرنے کی ضرورت کم پڑی۔ اور اُمید کی جاتی ہے کہ پاکستان کی مقامی چینی ملکی طلب کو پورا کرنے کیلئے کافی ہوگی۔

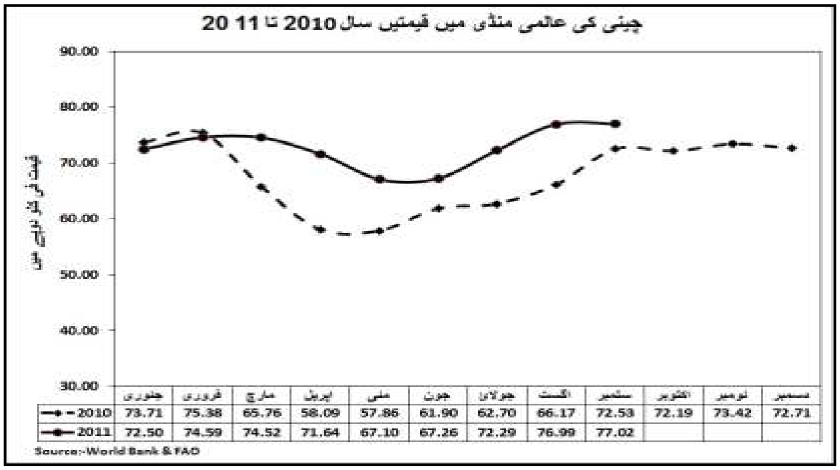


عالمی منڈی میں چینی کی قیمتوں میں گذشتہ سال کی نسبت مسلسل اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ستمبر 2010 میں چینی کی قیمت 72.53 روپے فی کلو تھی جو کہ ستمبر 2011 میں بڑھ کر 77.02 روپے فی کلوگرام ہوگئی۔

جبکہ پچھلے ماہ کے مقابلے میں بھی چینی کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔

صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں معمولی کمی دیکھنے میں آئی۔ اگست میں چینی کی قیمت 7180 روپے فی سوکلوگرام تھی جو ماہ ستمبر میں کم ہوکر 7161 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور شرح کمی 0.25 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ ستمبر کے مقابلے میں 8.83 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں چینی کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

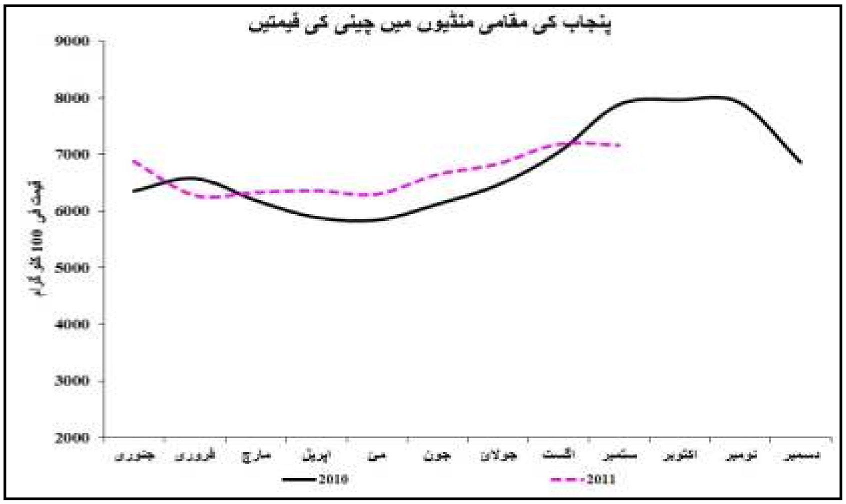


قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 7312 | 7250 | 7893 | 0.86 | -8.15 |
| فیصل آباد | 7176 | 7159 | 7902 | 0.24 | -9.40 |
| سرگودھا | 7167 | 7220 | 7899 | -0.73 | -8.60 |
| ملتان | 7143 | 7228 | 7823 | -1.16 | -7.61 |
| گوجرانوالہ | 6957 | 6851 | 8003 | 1.55 | -14.40 |
| اوکاڑہ | 7172 | 7290 | 7858 | -1.62 | -7.23 |
| راولپنڈی | 7278 | 7349 | 7901 | -0.96 | -6.99 |
| رحیم یار خان | 7209 | 7194 | 7804 | 0.22 | -7.82 |
| بہاولپور | 7197 | 7264 | 7825 | -0.92 | -7.17 |
| ڈیرہ غازی خان | 7000 | 7000 | 7858 | 0.00 | -10.92 |
| اوسط | **7161** | **7180** | **7877** | **-0.25** | **-8.83** |

# چنا سیاہ

پاکستان میں کاشت کی جانے والی دالوں میں چنے کی دال خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ چنے میں پروٹین کی بہتر مقدار ہونے کی وجہ سے گوشت کے متبادل کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ملک میں کاشت کی جانے والی تمام دالوں میں چنے کی دال پہلے نمبر پر آتی ہے چنے کی کاشت زیادہ تر بارانی علاقوں اور خصوصاً تھل کے علاقوں میں کی جاتی ہے۔ چنا موسم ربیع کی فصل ہے ان دنوں اس کی کاشت جاری ہے۔ لہذا کاشتکاروں کو چاہیے کہ وہ اس کو زیادہ رقبہ پر کاشت کریں تا کہ ملک میں جاری دالوں کی کمی کو پورا کیا جاسکے۔ سال 2010-11 کے دوران چنے کا زیر کاشت رقبہ 1061 (000 ہیکٹر) تھا جبکہ اس سے چنے کی مجموعی پیداوار 519.4 (000 ٹن) حاصل ہوئی۔ سال 2010-11 کے دوران چنے کی مجموعی ملکی پیداوار گذشتہ دوسالوں کی چنے کی پیداوار سے کم تھی۔ سال 2009-10 کے دوران چنے کی مجموعی ملکی پیداوار 561.5 (000 ٹن) ہوئی اور اسی طرح سال 2008-09 کے دوران چنے کی مجموعی ملکی پیداوار 740.5 (000 ٹن) حاصل ہوئی۔ چنے کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 87 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 6 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 5 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 2 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ پنجاب میں چنے کے پیداواری اضلاع میں بھکر، خوشاب، لیہ، جھنگ، میانوالی اور چکوال بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔ ان دنوں چنے کی کاشت جاری ہے لہذا منڈیوں میں چنے کی قیمتوں میں اضافہ متوقع ہے۔

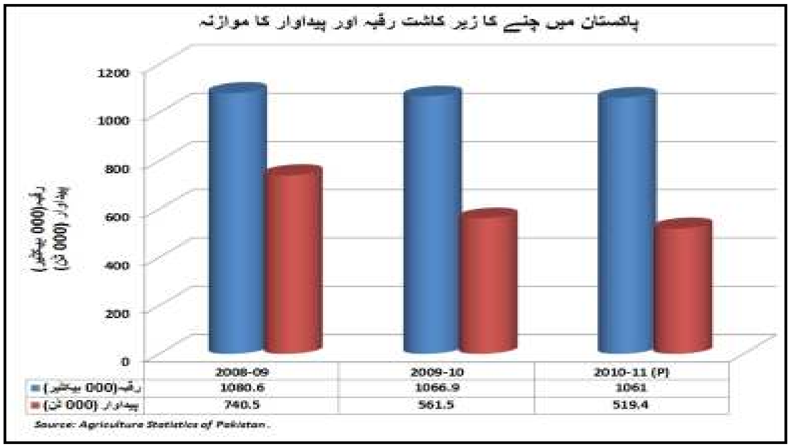


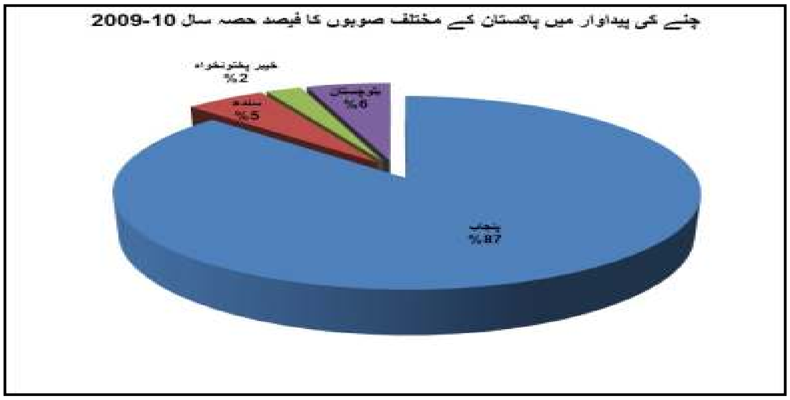


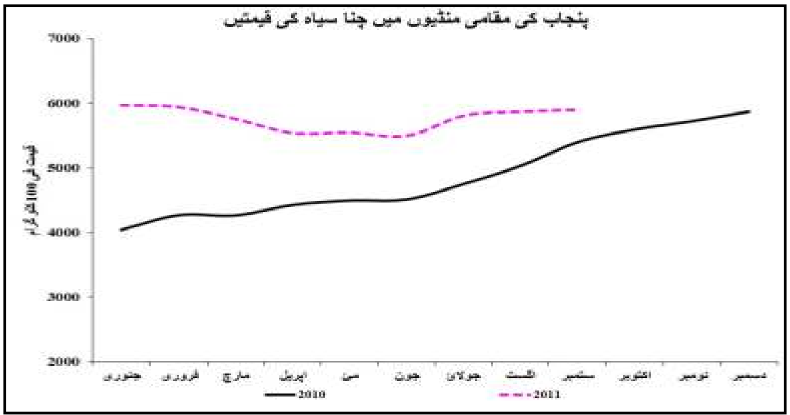


پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چنے کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ اگست میں چنے کی قیمت 5866 روپے فی سو کلو گرام تھی۔ جو کہ ماہ ستمبر کے مہینے میں 0.59 فیصد اضافے کے ساتھ 5895 روپے فی سو کلو گرام ہو گئی لیکن گذشتہ سال ماہ ستمبر کی چنے کی قیمتوں کے مقابلے میں 8.75 فیصد زیادہ رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنے کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 6249 | 6233 | 5333 | 0.26 | 16.89 |
| فیصل آباد | 5476 | 5308 | 5266 | 3.17 | 0.80 |
| سرگودھا | 5318 | 5317 | 5290 | 0.01 | 0.52 |
| ملتان | 5423 | 5611 | 5325 | -3.36 | 5.38 |
| گوجرانوالہ | 6150 | 6150 | 5425 | 0.00 | 13.36 |
| اوکاڑہ | 5850 | 5884 | 5558 | -0.58 | 5.87 |
| راولپنڈی | 5636 | 5250 | 5317 | 7.35 | -1.26 |
| رحیم یار خان | 6500 | 6538 | 5771 | -0.59 | 13.30 |
| بہاولپور | 6117 | 6121 | 5250 | -0.07 | -16.59 |
| ڈیرہ غازی خان | 6234 | 6250 | 5383 | -0.25 | 16.11 |
| **اوسط** | **5895** | **5866** | **5392** | **0.59** | **8.75** |

# ماش

پاکستان گذشتہ چند سالوں سے دالوں کی پیداوار میں مسلسل کمی کا شکار ہے۔ جس سے پاکستان کو دالوں کی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے دوسرے ممالک سے دالیں درآمد کرنا پڑ رہی ہیں۔ جس سے ملک کا کثیر زرمبادلہ خرچ ہو رہا ہے۔ پاکستان نے سال 2009-10 کے دوران 445 (000 ٹن) دالیں درآمد کیں جبکہ ان کی مالیت 21978 ملین روپے تھی۔ سال 2010-11 کے دوران دالوں سے متعلقہ درآمدی بل میں مزید اضافہ ہوا اور پاکستان نے اس سال کے دوران 628.5 (000 ٹن) دالیں درآمد کیں جبکہ ان کی مجموعی مالیت بڑھ کر 34386 ملین روپے ہوگئی۔ اسی طرح موجودہ مالی سال 2011-12 کے پہلے دو مہینوں کے دوران 113.3 (000 ٹن) دالیں درآمد کیں جبکہ اِن کی مالیت 7188 ملین روپے تھی۔ ماش کی مجموی ملکی پیداوار کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ماش کی پیداوار میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا بلکہ کمی ریکارڈ کی گئی۔ سال 2008-09 کے دوران ماش 27.6 (000 ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 13.7 (000 ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ اسی طرح سال 2009-10 کے دوران اس کے زیر کاشت رقبہ میں کمی واقع ہوئی اور ماش کے زیر کاشت رقبہ 24.1 (000 ہیکٹر) پر پہنچ گیا۔ جبکہ اس کی پیداوار کم ہو کر 10.7 (000 ٹن) پر پہنچ گئی۔ اسی طرح سال 2010-11 کے دوران اس کے زیر کاشت رقبہ مزید کم ہو کر 23.7 (000 ہیکٹر) ہو گیا مگر پیداوار میں معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور ماش کی مجموعی ملکی پیداوار 11.2 (000 ٹن) پر پہنچ گئی۔ ماش کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 55 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 30 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، خیبر پختونخواہ 12 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور سندھ 3 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

صوبہ پنجاب میں ماش کے پیداواری اضلاع میں نارووال، سیالکوٹ، راولپنڈی، گجرات اور جہلم بالترتیب بڑے اضلاع ہیں

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ستمبر کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گذشتہ ماہ کی قیمت 10945 روپے سے بڑھ کر 11041 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی اور شرح اضافہ 0.90 فیصد رہا اور اسی طرح گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کے مقابلے میں 17.01 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

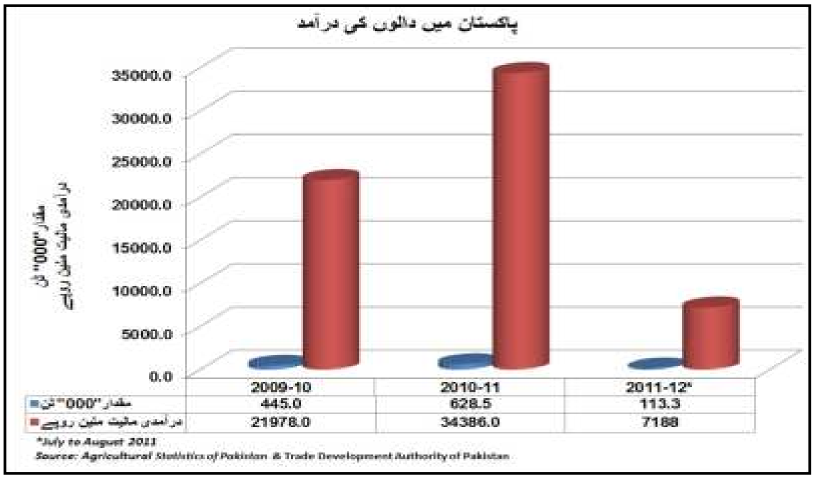


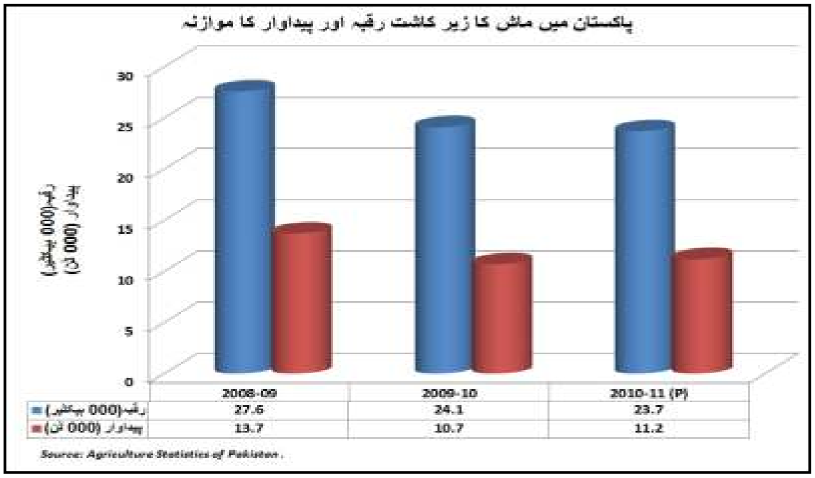


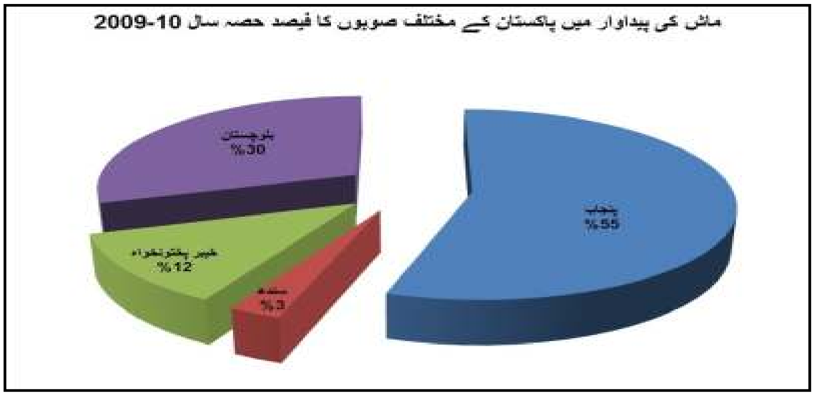


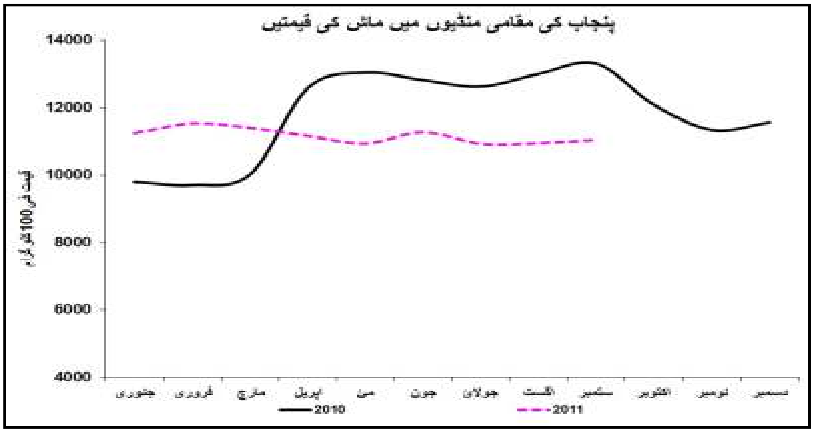

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 11500 | 11500 | 14000 | 0.00 | -17.86 |
| فیصل آباد | 10404 | 10103 | 12833 | 2.98 | -21.28 |
| سرگودھا | 10854 | 10780 | 12887 | 0.69 | -16.35 |
| ملتان | 10919 | 10758 | 13517 | 1.50 | -20.41 |
| گوجرانوالہ | 11196 | 11250 | 12683 | -0.48 | -11.30 |
| اوکاڑہ | 10938 | 10905 | 13257 | 0.30 | -17.75 |
| راولپنڈی | 11821 | 11457 | 13500 | -5.55 | -12.44 |
| رحیم یار خان | 10918 | 10923 | 13671 | -0.05 | -20.10 |
| بہاولپور | 10899 | 10833 | 13461 | 0.61 | -19.53 |
| ڈیرہ غازی خان | 10966 | 10941 | 13291 | 0.23 | -17.68 |
| اوسط | **11041** | **10945** | **13310** | **0.90** | **-17.01** |

# مسور

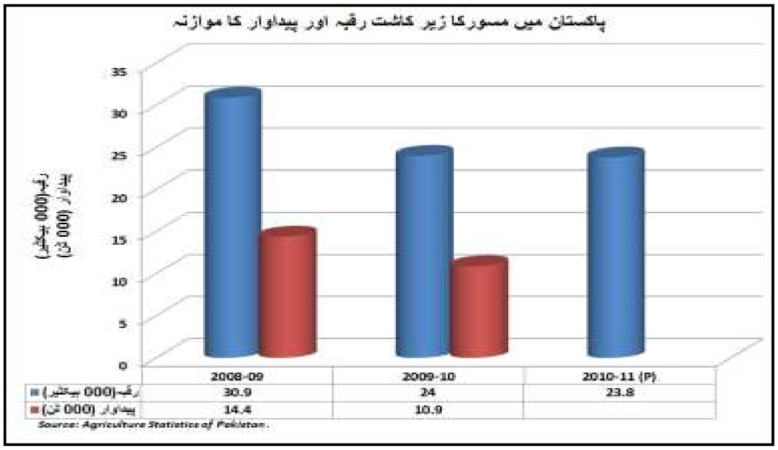


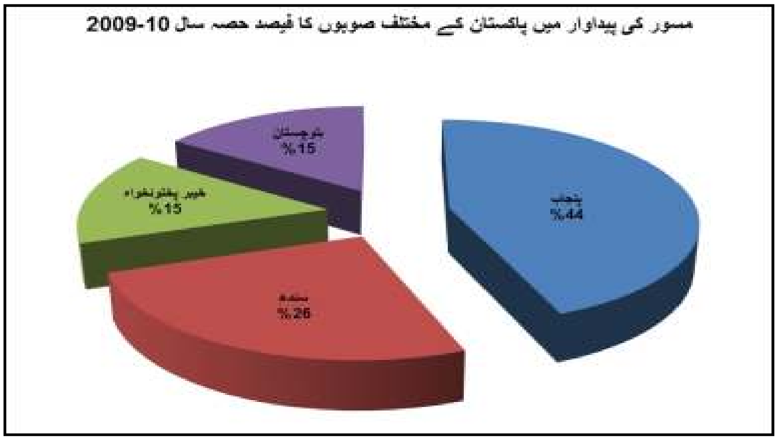


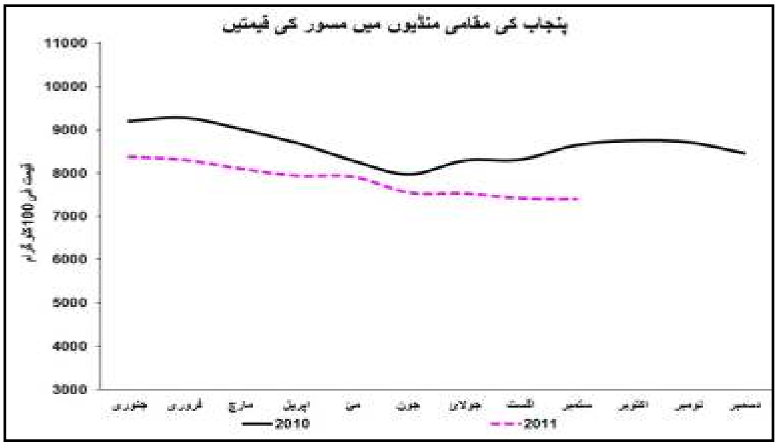


باقی دالوں کی طرح مسور کی ملکی پیداوار بھی مسلسل گراوٹ کا شکار ہے۔ سال 09-2008 کے دوران مسور کے زیر کاشت رقبہ 30.9 (000ہیکٹر) تھا جبکہ اس کی مجموعی ملکی پیداوار 14.4 (000ٹن) کے قریب تھی۔ اسی طرح سال 10-2009 کے دوران دال مسور کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس سال کے دوران ماش 24 (000ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جبکہ اس کی مجموعی ملکی پیداوار 10.9 (000ٹن) ریکارڈ کی گئی۔ سال 11-2010 کے دوران اس کے زیر کاشت رقبہ میں مزید کمی واقع ہوئی اور ماش کا مجموعی رقبہ 23.8 (000ہیکٹر) پر پہنچ گیا۔

مسور کی کم ہوتی پیداوار کی وجہ سے ملک کو مسور دوسرے مما لک سے درآمد کرنا پڑتی ہے۔ مسور کو زیادہ تر کینیڈا اور آسٹریلیا سے درآمد کیا جاتا ہے۔ جس سے ملک کا قیمتی زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ لہذا مسور کی ملکی پیداوار کو بڑھانا انتہائی ضروری ہے۔ مسور کی پیداوار میں پنجاب 44 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 26 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، خیبر پختونخواہ اور بلوچستان 15 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پنجاب میں مسور کے پیداواری اضلاع میں روالپنڈی، چکوال، نارووال، گجرات، لیہ، جھنگ اور مظفر گڑھ بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔

صوبہ پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 0.33 فیصد کم رہی۔ گذشتہ ماہ اگست میں مسور کی اوسط قیمت 7415 روپے فی سو کلو گرام تھی جو کہ ماہ ستمبر میں کم ہو کر 7393 روپے فی سو کلو گرام ہوگئی جبکہ گذشتہ سال ماہ ستمبر کے مقابلے میں 14.26 فیصد کم رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں مسور کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 7250 | 7250 | 8067 | 0.00 | -10.13 |
| فیصل آباد | 6241 | 6330 | 90863 | -1.41 | -21.49 |
| سرگودھا | 6590 | 6562 | 8417 | 0.42 | -22.04 |
| ملتان | 6721 | 6931 | 8198 | -3.04 | -15.45 |
| گوجرانوالہ | 7258 | 7245 | 8642 | 0.19 | -16.17 |
| اوکاڑہ | 8417 | 8393 | 8917 | 0.29 | -5.88 |
| راولپنڈی | 8250 | 8250 | 8917 | 0.00 | -7.48 |
| رحیم یار خان | 8067 | 8037 | 9450 | 0.37 | -14.95 |
| بہاولپور | 7741 | 7711 | 8875 | 0.39 | -13.12 |
| ڈیرہ غازی خان | 7400 | 7438 | 8843 | -0.50 | -15.89 |
| **اوسط** | **7393** | **7415** | **8639** | **-0.33** | **-14.26** |

# مونگ

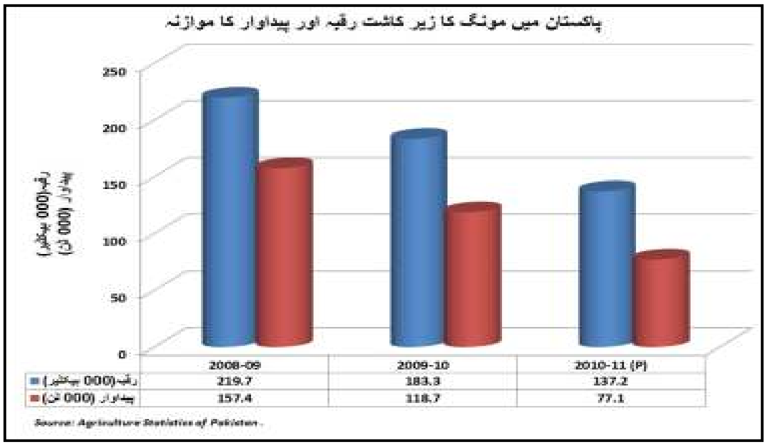


مونگ کے پیداواری اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ دوسری دالوں کی طرح مونگ کی مجموعی ملکی پیداوار میں بھی مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ سال 2008-09 کے دوران مونگ کے زیر کاشت رقبہ 219.7 (000 ہیکٹر) تھا جس سے مونگ کی مجموعی ملکی پیداوار 157.4 (000 ٹن) حاصل ہوئی۔ سال 2009-10 کے دوران مونگ کے زیر کاشت رقبہ 183.3 (000 ہیکٹر) تھا جبکہ اس سے 118.7 (000 ٹن) پیداوار حاصل ہوئی جو کہ گذشتہ سال کی نسبت 24.58 فیصد کم تھی۔ اسی طرح سال 2010-11 کے دوران مونگ کے زیر کاشت رقبہ 137.2 (000 ہیکٹر) تھا اور مونگ کی پیداوار کم ہو کر صرف 77.1 (000 ٹن) رہ گئی۔ پیداوار میں مسلسل کمی کے نتیجہ میں مقامی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ مونگ کی مجموعی پیداوار میں پنجاب 85 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 6 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 5 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 4 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

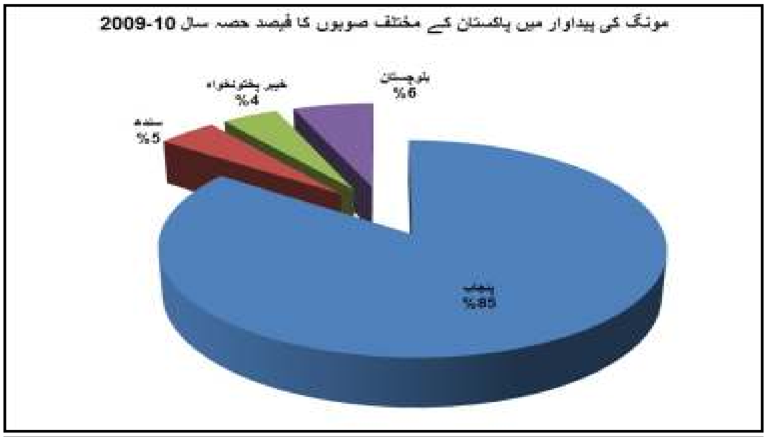


پنجاب میں مونگ کے پیداواری اضلاع میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ اور خوشاب بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔

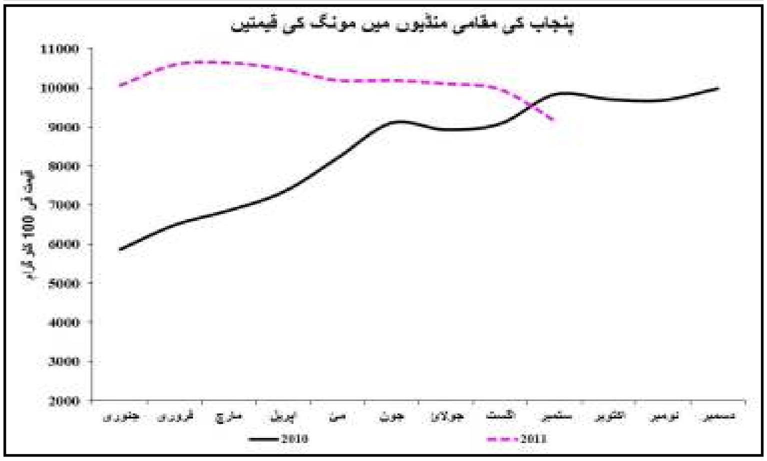


صوبہ پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں پچھلے ماہ کے مقابلہ میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گذشتہ ماہ اگست کے مہینے میں مونگ کی اوسط قیمت 9958 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ اس ماہ 7.91 فیصد کمی کے ساتھ 9156 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ ستمبر کے مقابلے میں شرح اضافہ 1.44 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں مونگ کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 9600 | 10938 | 10958 | -12.23 | -0.19 |
| فیصل آباد | 8018 | 8314 | 9708 | -3.56 | -14.36 |
| سرگودھا | 8164 | 9158 | 8729 | -10.85 | 4.91 |
| ملتان | 8438 | 9063 | 10494 | -6.90 | -13.63 |
| گوجرانوالہ | 10189 | 10350 | 9708 | -1.55 | 6.61 |
| اوکاڑہ | 9152 | 9887 | 9982 | -7.43 | -0.96 |
| راولپنڈی | 10645 | 12000 | 10083 | -11.29 | 19.01 |
| رحیم یار خان | 9072 | 9900 | 9871 | -8.37 | 0.29 |
| بہاولپور | 9138 | 10075 | 9863 | -9.31 | 2.15 |
| ڈیرہ غازی خان | 9144 | 9900 | 8958 | -7.64 | 10.52 |
| اوسط | **9156** | **9958** | **9835** | **-7.91** | **1.44** |

# پیاز

پیاز کا شمار ان سبزیوں میں ہوتا ہے جو کہ ہر کچن کی ایک اہم ترین ضرورت ہوتی ہے۔ پیاز کو بلاتفریق تمام امیر یا غریب اپنے کھانوں میں استعمال کرتے ہیں۔مگر حالیہ بارشوں نے پیاز کی فصل کو بُری طرح سے متاثر کیا۔ اِن دنوں پیاز کی زیادہ تر آمد صوبہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان سے ہو رہی ہے۔ جو کہ ملکی ضرورت کو پورا نہیں کر پا رہی۔لہذا مجبوراً پاکستان کو پیاز افغانستان سے منگوانا پڑ رہا ہے۔نومبر کے مہینے میں پیاز کی رسد صوبہ سندھ سے شروع ہونی تھی مگر حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے نومبر کے مہینہ میں یہ پیاز دستیاب نہ ہو سکے گا۔جس سے ملک میں پیاز کا بحران پیدا ہوگا۔لہذا آنے والے دنوں میں پیاز کی قیمتوں میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ پیاز کی مجموعی ملکی پیداوار میں بلوچستان کے بعد سب سے زیادہ پیداوار صوبہ سندھ سے ہوتی ہے۔صوبہ سندھ کا پیاز اپنے معیار کے اعتبار سے ملک میں سب سے بہتر پیاز ہوتا ہے۔سندھ کا پیاز مقامی منڈیوں میں نومبر سے اپریل تک دستیاب رہتا ہے۔اپریل کے بعد پنجاب کا مقامی پیاز منڈیوں میں آنا شروع ہو جاتا ہے۔مگر اب پاکستان کو چھ ماہ کا گیپ، پیاز کو بیرون ممالک سے درآمد کر کے پورا کرنا پڑے گا۔جس سے ظاہر ہے کہ پیاز کی قیمتیں نارمل لیول سے زیادہ رہنے کا اندیشہ ہے۔یاد رہے کہ پاکستان پیاز کا مجموعی طور پر ایک برآمدی ملک ہے مگر اس سال پیاز کی کمی، پیاز کو برآمد کرنے میں سب سے بڑے رُوکاٹ ہوگی۔ایک خبر کے مطابق پاکستان میں پیاز کی روزانہ کی طلب پندرہ سو سے دو ہزار ٹن ہے اور اس طلب کو پورا کرنے کیلئے پاکستان افغانستان سے روزانہ 500 ٹن کے لگ بھگ پیاز درآمد کر رہا ہے۔ان حالات میں حکومتِ پاکستان کو چاہیے کہ سبزیوں کی قیمتیں مقامی منڈیوں میں معمول پر رکھنے کیلئے سبزیوں کی درآمد پر عائد سیلز ٹیکس کم یا ختم کرے۔تاکہ پیاز کی قیمتیں مزید بڑھنے نہ پائیں۔پاکستان میں پیاز کی مجموعی ملکی پیداوار 1701.1 (000 ٹن) کے قریب ہے۔ جبکہ اس کے زیر کاشت رقبہ 124.7 (000 ہیکٹر) کے قریب تھا۔سال 09-2008 کے دوران اس کا زیر کاشت رقبہ 129.6 (000 ہیکٹر) تھا اور اس سے پیاز کی مجموعی پیداوار 1704.1 (000 ٹن) حاصل ہوئی تھی۔سال 11-2010 کے دوران پیاز کو 146.3 (000 ہیکٹر) پر کاشت کیا گیا۔

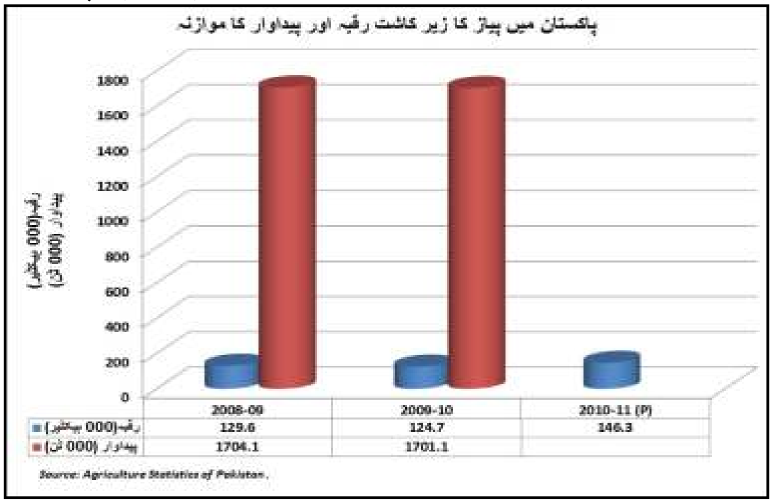


پیاز کی ملکی پیداوار میں بلوچستان 38 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 33 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، پنجاب 17 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 12 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

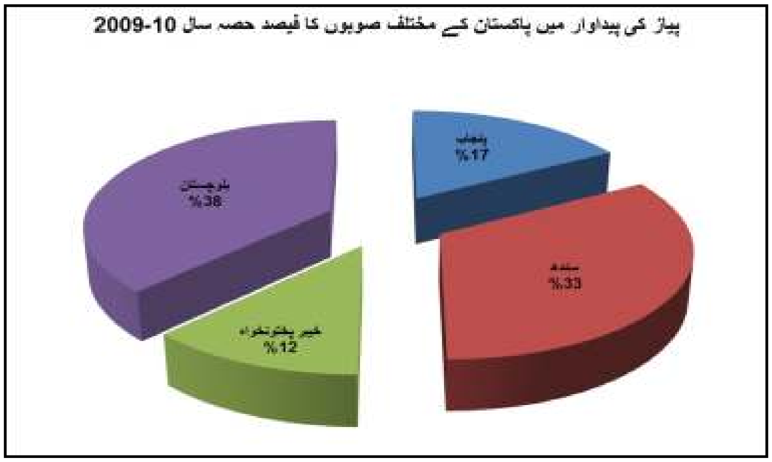


صوبہ پنجاب میں پیاز کے بڑے پیداواری اضلاع میں لودھراں، قصور، بہاولپور، ملتان، وہاڑی، گوجرانوالہ، رحیم یار خان، ننکانہ صاحب، میانوالی اور اوکاڑہ قابل ذکر ہیں۔

ستمبر میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں پیاز کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔اگست کے دوران پیاز کی اوسط قیمت 1769 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ ماہ ستمبر میں بڑھ کر 2524 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔اس طرح شرح اضافہ 44.15 فیصد رہی۔جبکہ گذشتہ سال ماہ ستمبر کے مقابلے میں پیاز کی قیمتوں میں شرح کمی 47.45 فیصد رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں پیاز کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

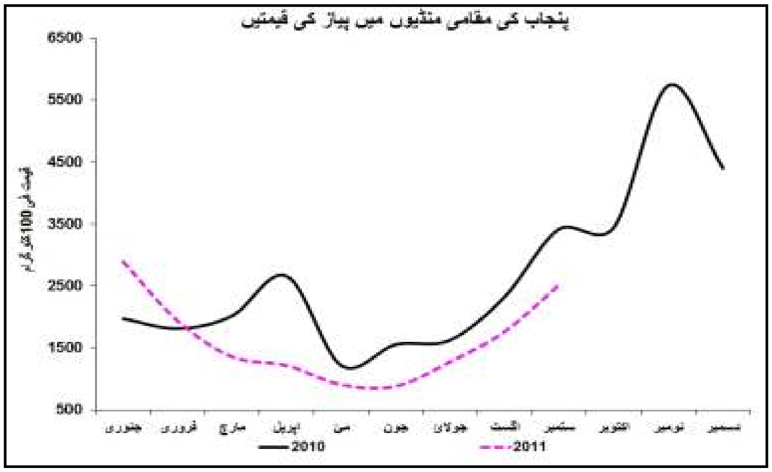

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 2435 | 1905 | 3000 | 27.80 | -36.49 |
| فیصل آباد | 2626 | 1821 | 3033 | 44.20 | -39.95 |
| سرگودھا | 2769 | 2015 | 3740 | 37.44 | -46.13 |
| ملتان | 2183 | 1378 | 2808 | 58.45 | -50.94 |
| گوجرانوالہ | 2399 | 1939 | 3267 | 23.77 | -40.66 |
| اوکاڑہ | 2508 | 1759 | 3558 | 42.59 | -50.56 |
| راولپنڈی | 2724 | 2149 | 4117 | 26.74 | -47.80 |
| رحیم یار خان | 3140 | 1833 | 3015 | 71.34 | -39.22 |
| بہاولپور | 2601 | 1413 | 4417 | 84.05 | -68.01 |
| ڈیرہ غازی خان | 1850 | 1479 | 3267 | 25.13 | -54.74 |
| **اوسط** | **2524** | **1769** | **3422** | **44.15** | **-47.45** |

# آلو

آلو کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق صوبہ پنجاب ملکی پیداوار کا 95 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ پنجاب کا آلو مقامی منڈیوں میں نومبر سے مئی تک دستیاب رہتا ہے۔ مئی کے بعد سٹور کیا ہوا آلو منڈیوں میں آنا شروع ہو جاتا ہے مگر سٹور کا آلو میٹھا ہونے کی وجہ سے زیادہ پسند نہیں کیا جاتا۔ مگر نئے آلو کی رسد باقی صوبوں سے کسی حد تک جاری رہتی ہے۔ جیسا کہ ان دنوں نئے آلو کی آمد خیبر پختونخواہ اور گلگت بلتستان سے ہو رہی ہے جو کہ اکتوبر تک جاری رہے گی۔ بلوچستان میں آلو کی فصل اپنے حجم کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہوتی ہے اور مقامی منڈیوں میں اکتوبر سے نومبر کے دوران دستیاب ہوتی ہے۔ اس کے بعد پنجاب کا مقامی نیا آلو مارکیٹ میں آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں آلو کے پیداواری اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ سال 10-2009 کے دوران آلو کی فصل 138.5 (000 ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جبکہ آلو کی مجموعی پیداوار 3.141 ملین ٹن حاصل ہوئی۔ سال 09-2008 کے دوران آلو کی فصل 145 (000 ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی اور مجموعی پیداوار 2.941 ملین ٹن کے قریب ہوئی۔ سال 11-2010 کے دوران آلو کے زیر کاشت رقبہ 158.7 (000 ہیکٹر) تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ آلو کی پیداوار میں مسلسل اضافہ جاری ہے۔ لہٰذا آلو کی اضافی پیداوار کو دوسرے ممالک کو برآمد کر کے ہمارا ملک خاطر خواہ زرمبادلہ کما سکتا ہے۔ آلو کی مصنوعات کی برآمد اس میں مزید اضافے کا باعث ہو سکتی ہیں۔ آلو کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 95 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، خیبر پختونخواہ 4 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور بلوچستان 1 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے جبکہ آلو کی پیداوار میں سندھ کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ صوبہ پنجاب میں آلو کے پیداواری اضلاع میں اوکاڑہ، قصور، پاکپتن، ساہیوال، سیالکوٹ، جھنگ اور خانیوال بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔

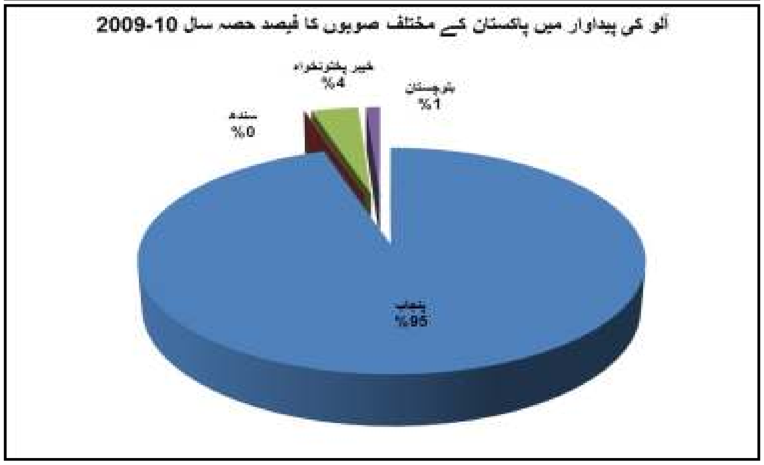


صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ اگست کے دوران آلو کی اوسط قیمت 3408 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ ماہ ستمبر میں کم ہو کر 3327 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی۔ اس طرح شرح کمی 2.60 فیصد رہی اور پچھلے سال ماہ ستمبر کی نسبت آلو کی قیمتوں میں 7.63 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

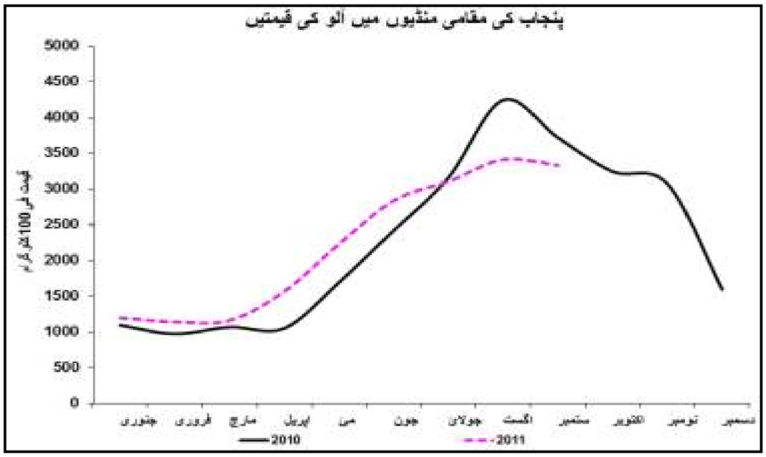

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 2670 | 2996 | 2725 | -10.90 | 9.95 |
| فیصل آباد | 3146 | 3139 | 3433 | 0.22 | -8.57 |
| سرگودھا | 3751 | 3980 | 3975 | -5.76 | 0.13 |
| ملتان | 3254 | 3283 | 3900 | -0.88 | -15.83 |
| گوجرانوالہ | 2701 | 3117 | 3392 | -13.35 | -8.12 |
| اوکاڑہ | 3424 | 3522 | 4200 | -2.78 | -16.15 |
| راولپنڈی | 2851 | 2941 | 3425 | -3.06 | -14.14 |
| رحیم یارخان | 4090 | 4039 | 4328 | 1.26 | -6.67 |
| بہاولپور | 3900 | 3485 | 3500 | 11.92 | -0.43 |
| ڈیرہ غازی خان | 3481 | 3575 | 4281 | -2.63 | -16.50 |
| **اوسط** | **3327** | **3408** | **3761** | **-2.60** | **-7.63** |

# ٹماٹر

ٹماٹر کی مجموعی ملکی پیداوار میں بلوچستان اور خیبر پختونخواہ 63فیصد حصہ رکھتے ہیں۔خیبر پختونخواہ کا ٹماٹر اگست سے دسمبر تک مقامی منڈیوں میں دستیاب رہتا ہے جبکہ صوبہ بلوچستان کا ٹماٹر ستمبر سے فروری تک منڈیوں میں آتا ہے۔سندھ کی فصل دسمبر سے اپریل کے مہینوں میں سپلائی کی جاتی ہے۔اور پنجاب کا ٹماٹر اپریل سے جون تک مارکیٹوں میں آتا ہے۔ان دنوں ٹماٹر صوبہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان سے آنا چاہیے تھا مگر حالیہ بارشوں نے صوبہ خیبر پختونخواہ میں ٹماٹر کی فصل کو متاثر کیا جس سے صوبہ خیبر پختونخواہ سے ٹماٹر کی رسد نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ صوبہ بلوچستان سے بھی ٹماٹر کی رسد روٹین سے بہت کم ہے۔اس وجہ سے پاکستان کو اپنی ٹماٹر کی مقامی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ٹماٹر بھارت سے درآمد کرنا پڑ رہا ہے۔ایک خبر کے مطابق پاکستان روزانہ پندرہ سو سے دو ہزار ٹن ٹماٹر بھارت سے درآمد کر رہا ہے جس کی وجہ سے ٹماٹر کی مقامی منڈیوں میں قیمتیں معمول کی نسبت زیادہ ہیں۔پاکستان میں ٹماٹر کی مجموعی ملکی پیداوار تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ ٹن کے قریب ہے جو کہ مجموعی ملکی ضرورت سے کم ہے۔لہذا زرعی سائنسدانوں کو چاہیے کہ ٹماٹر کی پیداوار کے جدید طریقے جیسے ٹنل ٹیکنالوجی اور ہائیڈروپانک ٹیکنیک کو کسانوں میں متعارف کرائے تاکہ ہمارا ملک ٹماٹر کی پیداوار میں خود کفیل ہو سکے۔ملک میں ٹماٹر کی کم پیداوار کی وجہ سے پاکستان نے سال 10-2009 کے دوران بھارت سے 75831 ٹن ٹماٹر درآمد کیا جس کی مالیت 1.908 بلین روپے تھی۔پاکستان میں ٹماٹر کے زیر کاشت رقبہ میں کوئی خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا بلکہ کسی حد تک کمی واقع ہوئی۔سال 09-2008 کے دوران ٹماٹر 53.4(000ہیکٹر)رقبہ پر کاشت کیا گیا جس سے 561.9(000ٹن) پیداوار حاصل ہوئی اسی طرح سال 10-2009 کے دوران ٹماٹر 50(000ہیکٹر)پر کاشت کیا گیا اور اس سے اس کی مجموعی پیداوار 476.8(000ٹن)ہوئی۔

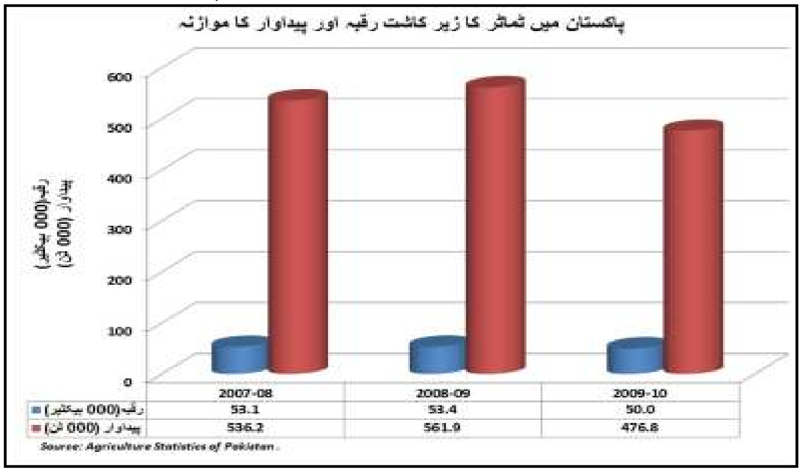


| | 2007-08 | 2008-09 | 2009-10 |
|---|---|---|---|
| رقبہ(000 ہیکٹر) | 53.1 | 53.4 | 50.0 |
| پیداوار (000 ٹن) | 536.2 | 561.9 | 476.8 |

سال 10-2009 کے پیداواری اعدادوشمار کی مطابق بلوچستان 38فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، خیبر پختونخواہ 25فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 21فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور پنجاب 16فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔جبکہ پنجاب میں ٹماٹر کے پیداواری اضلاع میں گوجرانوالہ،مظفر گڑھ،ننکانہ صاحب،رحیم یار خان،شیخوپورہ، خوشاب،بہاولپور اور ساہیوال بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔

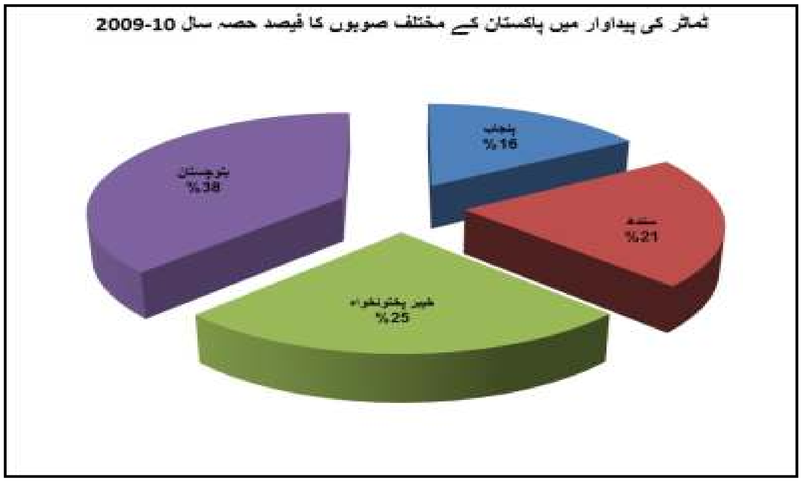


اگست میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 3006روپے فی سو کلو گرام تھی۔جو کہ ماہ ستمبر میں بڑھ کر 4055روپے فی سو کلو گرام ہو گئی اور شرح اضافہ 37.19فیصد رہا۔ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ ستمبر کی نسبت 37.18 فیصد کم رہیں۔درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

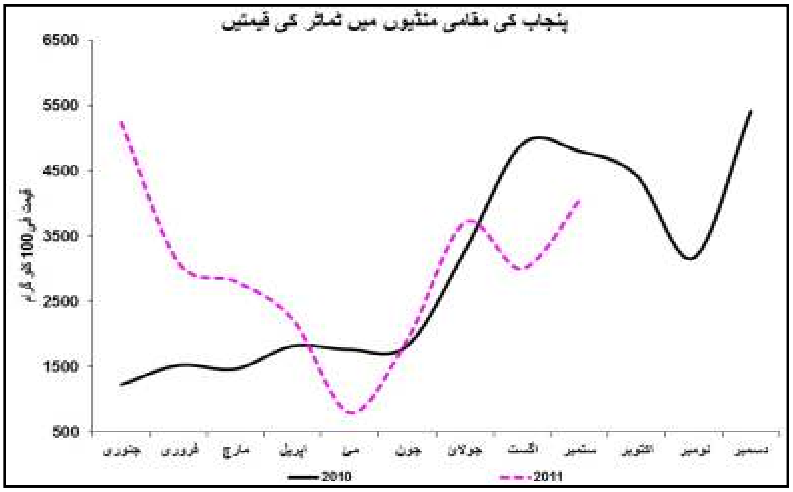

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 3856 | 3033 | 4033 | 27.12 | -24.79 |
| فیصل آباد | 3564 | 3172 | 4367 | 12.37 | -27.37 |
| سرگودھا | 4268 | 3649 | 5425 | 16.97 | -32.74 |
| ملتان | 3690 | 2321 | 4642 | 58.96 | -50.00 |
| گوجرانوالہ | 4100 | 3324 | 4708 | 23.34 | -29.40 |
| اوکاڑہ | 4446 | 3553 | 5275 | 25.14 | -32.65 |
| راولپنڈی | 4537 | 3163 | 5075 | 43.44 | -37.68 |
| رحیم یارخان | 4155 | 2444 | 5087 | 69.98 | 51.95 |
| بہاولپور | 4452 | 3095 | 5350 | 43.83 | -42.15 |
| ڈیرہ غازی خان | 3479 | 2307 | 4053 | 50.81 | -43.08 |
| **اوسط** | **4055** | **3006** | **4802** | **37.19** | **-37.18** |

# سرخ مرچ

سندھ میں ہونے والی حالیہ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے جہاں پیاز کی فصل کو نقصان پہنچا وہاں ان بارشوں نے کھیتوں میں تیار سرخ اور سبز مرچوں کی فصل کو بھی بہت نقصان پہنچایا۔ اِن بارشوں کی وجہ سے مرچ کی اسّی فیصد فصل کو نقصان پہنچا۔ لہذا پاکستان اپنی مرچ کی مقامی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے روزانہ ایک سوٹن کے قریب سرخ مرچیں چین، بھارت اور برما سے درآمد کر رہا ہے۔ سندھ کے علاقے سانگھڑ، میر پور خاص اور بدین ریڈ چلی کاریڈور کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اِن اضلاع سے مرچ کی پیداوار ملک کی اسّی فیصد ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ عمر کوٹ کا کُنری تعلقہ اس سرخ انقلاب کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ مگر ان دنوں اس کے کھیتوں میں پانی کھڑا ہے۔ جس کی وجہ سے مرچ مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ لہذا اس سال پاکستان کو پہلی مرتبہ اپنی ضروریات کا ستر سے اسّی فیصد بھارت سمیت دیگر ملکوں سے درآمد کرنا پڑسکتا ہے۔ جس سے مقامی منڈیوں میں مرچ کی قیمتوں میں اضافہ جاری ہے اور آنے والے دنوں میں اِن میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ عام حالات میں پاکستان ملکی سطح پر 188 (000ٹن) کے لگ بھگ سرخ مرچ پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ سال 2009-10 کے دوران ملکی سطح پر مرچ کے زیر کاشت رقبہ 74.8 (000ہیکٹر) کے قریب تھا اور اس سے مرچ کی مجموعی پیداوار 188.9 (000ٹن) کے قریب ہوئی اسی طرح سال 2010-11 کے دوران مرچ کی فصل 62.8 (000ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی اور اس سے 173.1 (000ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔

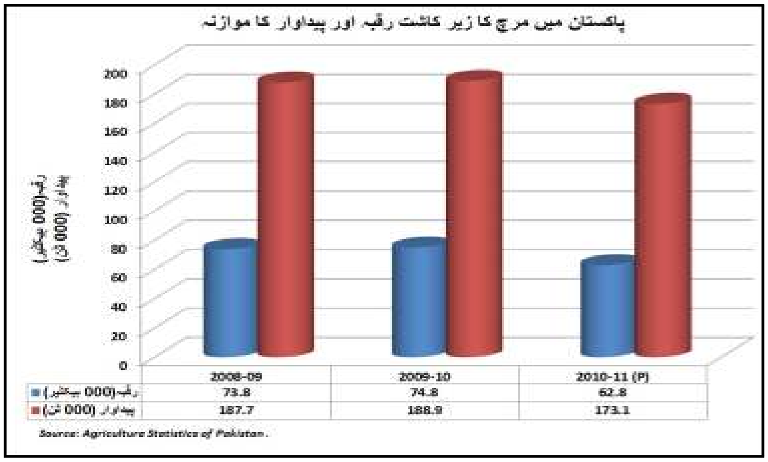


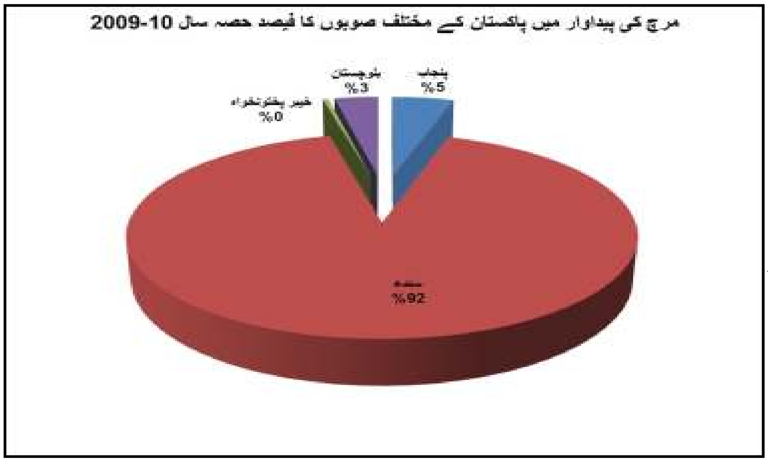


سال 2009-10 کے مرچ کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق سندھ مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار کا 92 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، پنجاب 5 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 3 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ کا مرچ کی پیداوار میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ سندھ کی مرچ کی فصل 80 فیصد متاثر ہوئی ہے جس سے ملک میں سرخ مرچ کی شدید کمی واقع ہوگئی ہے اور مرچ درآمد کرنا پڑ رہی ہے جس سے مرچ کی قیمتوں میں مزید اضافہ متوقع ہے۔

اگست میں سرخ مرچ کی اوسط قیمت 18030 روپے فی سو کلوگرام تھی۔ جو کہ ماہ ستمبر میں بڑھ کر 19592 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ اور شرح اضافہ 9.67 فیصد رہا۔ سرخ مرچ کی قیمتیں پچھلے سال ماہ ستمبر کی نسبت 26.79 فیصد زیادہ رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی ستمبر کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

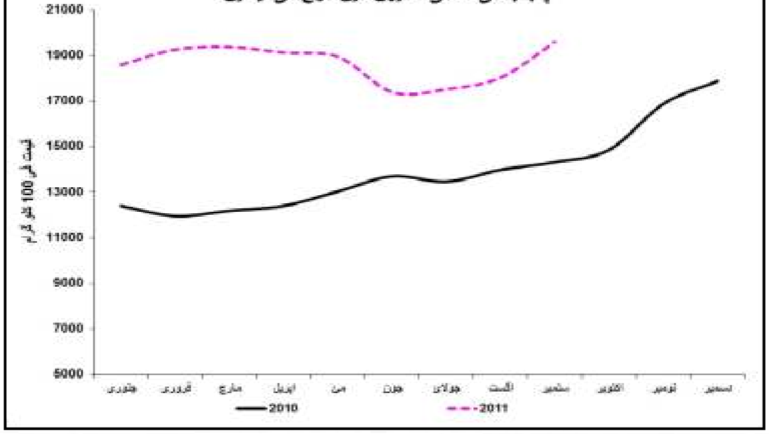

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

| منڈی | ستمبر (2011) کی قیمتیں | اگست (2011) کی قیمتیں | ستمبر (2010) کی قیمتیں | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2011) سے موازنہ | ستمبر (2011) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2010) سے موازنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 23571 | 24089 | 16500 | -2.15 | 45.99 |
| فیصل آباد | 21049 | 16875 | 13750 | 24.74 | 22.73 |
| سرگودھا | 20746 | 19307 | 13083 | 7.45 | 47.57 |
| ملتان | 19142 | 14251 | 14083 | 34.31 | 1.20 |
| گوجرانوالہ | 16889 | 16850 | 13642 | 0.23 | 23.52 |
| اوکاڑہ | 17952 | 18000 | 11938 | -0.26 | 50.78 |
| راولپنڈی | 22848 | 18750 | 15100 | 21.86 | 24.17 |
| رحیم یارخان | 19650 | 16357 | 16967 | 20.14 | -3.60 |
| بہاولپور | 19735 | 17825 | 14833 | 10.71 | 20.17 |
| ڈیرہ غازی خان | 14333 | 18000 | 13300 | -20.37 | 35.34 |
| **اوسط** | **19592** | **18030** | **14320** | **9.67** | **26.79** |

## ایگری مارکیٹنگ راؤنڈاپ کو حاصل کرنے کیلئے ہمارے ضلعی دفاتر سے رابطہ کریں

| نمبر شمار | نام | ایڈریس | فون نمبر |
|---|---|---|---|
| 1 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لاہور | محکمہ زراعت (معاشیات وتجارت) 21 ڈیوس روڈ لاہور | 042-99200756 |
| 2 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) شیخوپورہ | مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ | 056-3781130 |
| 3 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) قصور | نزد شناختی کارڈ آفس قصور | 049-9239081 |
| 4 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ننکانہ صاحب | معرفت مارکیٹ کمیٹی ننکانہ صاحب | 056-2874647 |
| 5 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) گوجرانوالہ | نزد سیالکوٹ بائی پاس بالمقابل گرائمر پبلک سکول گوجرانوالہ | 055-9200201 |
| 6 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) نارووال | معرفت مارکیٹ کمیٹی نارووال | 0542-410837 |
| 7 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) گجرات | رحمان سعید روڈ شادمان کالونی گجرات | 053-3534576 |
| 8 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) منڈی بہاؤالدین | معرفت مارکیٹ کمیٹی منڈی بہاؤالدین | 0546-508268 |
| 9 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سیالکوٹ | مسلم کالونی کرسچن ٹاؤن سیالکوٹ | 052-3550363 |
| 10 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) حافظ آباد | معرفت مارکیٹ کمیٹی حافظ آباد | 0547-520700 |
| 11 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) اٹک | معرفت مارکیٹ کمیٹی حضرو، اٹک | |
| 12 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راولپنڈی | پھولدار نرسری نزد نواز شریف پارک مری روڈ راولپنڈی | 051-9290809 |
| 13 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چکوال | محلّہ فاروقی نزد دلبر دربار چکوال | 0543-553106 |
| 14 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) جہلم | معرفت مارکیٹ کمیٹی جہلم | 0544-9270191 |
| 15 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سرگودھا | 346 -اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا | 048-3214911 |
| 16 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خوشاب | معرفت مارکیٹ کمیٹی خوشاب | 0454-920176 |
| 17 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) میانوالی | محلّہ گوشالہ یثرب سٹریٹ میانوالی | 0459-230885 |
| 18 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بھکر | منڈی ٹاؤن بھکر | 0453-9200162 |
| 19 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) فیصل آباد | معرفت مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد | 041-9200539 |
| 20 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) جھنگ | مکان نمبر 15/ A-8 9- سول لائن یوسف شاہ روڈ جھنگ | 047-9200102 |
| 21 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چنیوٹ | معرفت مارکیٹ کمیٹی چنیوٹ | 047-6332957 |
| 22 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ٹوبہ ٹیک سنگھ | ٹوبہ ٹیک سنگھ | 0462-515453 |
| 23 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ملتان | G-54 شاہ رُکن عالم کالونی ملتان | 061-9220178 |
| 24 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لودھراں | معرفت مارکیٹ کمیٹی لودھراں | 0608-9200041 |
| 25 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خانیوال | B-W-16 بلاک پیپلز کالونی خانیوال | 065-9200328 |
| 26 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) وہاڑی | F-78 بلاک نزد پارک وہاڑی | 067-3362907 |
| 27 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ساہیوال | مکان نمبر 280 عمر بلاک شاداب ٹاؤن ساہیوال | 040-4222086<br>040-9239027 |
| 28 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) پاکپتن | مولوی منظور روڈ پاکپتن | 0457-352918 |
| 29 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) اوکاڑہ | گلی نمبر 5 امیر کالونی اوکاڑہ | 044-9200274 |
| 30 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاولنگر | بہاولنگر | 063-9239027 |
| 31 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاولپور | نیو صادق کالونی نزد دبئی پیلس بخاری منزل بہاولپور | 062-9255549 |
| 32 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) رحیم یارخان | مکان نمبر 11-A/14 زمیندارہ کالونی ٹرسٹ کالونی روڈ رحیم یارخان | 068-5875240 |
| 33 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ڈیرہ غازی خان | ڈیرہ غازی خان | 064-9260495 |
| 34 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) مظفرگڑھ | بلڈنگ نمبر 436 -I- نزد شیروانی چوک ریلوے روڈ مظفرگڑھ | 066-9200079 |
| 35 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راجن پور | 32- نیو غلہ منڈی ڈیرہ روڈ راجن پور | 0604-688629 |
| 36 | ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لیہ | لیہ | 0606-410565 |

# ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

منڈی کے تازہ ترین نرخ جاننے کے لیے
محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk دیکھیں

ٹال فری فون نمبر 0800-51111

تحقیقاتی رپورٹس، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

موبائل فون کے ذریعے منڈی کے تازہ ترین ریٹ کی
فراہمی "emandi" ایس ایم ایس سروس

زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کے
ذریعے تازہ ترین نرخوں کی فراہمی

**مارکیٹنگ راؤنڈ اپ محکمہ کی ویب سائٹ**
**www.amis.pk سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔**

ایگریکلچر مارکیٹنگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب
21 ڈیوس روڈ لاہور۔فون 042-99201094-99204229